REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA
AT NO, R.N.O 7/57

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود

جلد ۲۴
ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
جاوید اقبال اختر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
ہفت روزہ
بدر
قادیان

شمارہ ۱۵
شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے
REGD NO-L-GDR-3

THE WEEKLY BADR QADIAN.

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۷ رشہادت (اپریل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ اطلاع تھی کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ" مگر مورخہ یکم اپریل کی اطلاع ہے کہ "کل کچھ ضعف کی شکایت رہی"۔
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دُعائیں جاری رکھیں

قادیان ۷ راپریل (شہادت) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع چند خدام کرام پونچھ کے دورہ پر ہیں دوست دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ مقدس خاندان کے دیگر افراد قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں — حضرت مولوی عبد الرحمان صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

قادیان ۶ راپریل مکرم سید برکات احمد صاحب ہائی کمشنر متعین ویسٹ انڈیز زیارت مقامات مقدسہ کے لئے کل قادیان تشریف لائے آج شام واپس تشریف لے گئے ؛

۲۸ ربیع الاول ۱۳۹۵ ہجری | ۱۰ شہادت ۱۳۵۴ ہش | ۱۰ اپریل ۱۹۷۵ء

# احمدیہ مسلم مشن سیرالیون کی چھبیسویں سہ روزہ کامیاب کانفرنس

## منعقدہ ۲۸ فروری تا ۲ مارچ ۱۹۷۵ء

## متعدد پیرامونٹ چیفس کی شرکت

### افتتاح

مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر امیر جماعتہائے سیرالیون (مغربی افریقہ) نے مورخہ ۲۸ فروری ۷۵ء بروز جمعہ "لبو" میں احمدیہ مسلم مشن سیرالیون کی چھبیسویں سالانہ کانفرنس کا افتتاح فرمایا اس موقعہ پر ممبران جماعت احمدیہ جماعت کے ہی خواہان۔ متعدد پیرامونٹ چیفس اور متعلق مسلم تنظیموں کے نمائندوں پر مشتمل عظیم اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے محترم امیر صاحب نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ ملک میں مذہبی بیداری کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ اور ایسی بیداری پیدا ہونے میں اسلام کی روحانی فتح ہے۔ موصوف نے ممبران جماعت کو نصیحت فرمائی کہ انہیں اپنے اندر صحیح اسلامی روح پھونکنی چاہیئے تاکہ وہ اپنے خالق اور اس کے بندوں کے تعلق سے' ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوسکیں
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس تقریب کے ضمن میں موصولہ پیغام حاضرین کو سنایا گیا۔
جماعتہائے احمدیہ غانا نائیجیریا۔ گیمبیا۔ برطانیہ اور بعض دیگر مقامات کے اکابرین نے خیرسگالی کے پیغامات بھجوائے۔
الحاج ایم۔ کے بونگے M.K Bongay جنرل سیکرٹری احمدیہ مسلم مشن نے تبلیغ تعلیم اور طبی سہولتیں بہم پہنچانے کے اعتبار سے مشن کی گوناگوں مساعی کی تفاصیل پیش کیں۔
مسٹر ایم۔ اے عبد اللہ آف اسلامک سُپریم کونسل نے احمدیہ مسلم مشن کی کارگذاری پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مسلمانوں کو بہتر جذبے سے اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ نیز موصوف نے احمدیہ مسلم مشن کو سپریم کونسل کی طرف سے ملک میں مفادِ اسلام کے سلسلہ میں خدمات کی بجاآوری پر ہدیہ تبریک پیش کیا۔

### نمائش

افتتاحی تقریب کے بعد کانفرنس میں شمولیت اختیار کرنے والوں کا ہجوم نمائش گاہ کے خوشگوار پنڈال میں پہنچ گیا۔ یہ پنڈال احمدیہ مسلم مشن کی کارگذاری آشکار کرنے کے لئے متعلقہ تعداد پر چارٹس معلومات فارم کے نمونوں اور کانٹیج انڈسٹری کی اشیاء سے احمدیہ اسکولوں نے لطف آفرین انداز سے آراستہ کیا تھا۔
جلسہ بعد دوپہر میں متعدد مقررین نے بشمولیت مکرم مولوی اے۔ کے۔ چیمہ صاحب مکرم ایم۔ اے چیمہ صاحب اور مسٹر ایف الیس بنگورا نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

### دُوسرا دن

یکم مارچ کو دو اجلاس منعقد ہوئے پی سی۔ وانڈی پائے بائی کمانڈر (J.C. Vandi Pabai Commander) (Paramount Chief) اور پی۔ سی۔ ڈی۔ ڈی کالن نے یکے بعد دیگرے صدارت فرمائی۔ مولانا کے۔ اے بشیر صاحب۔ معلم مصطفیٰ صاحب۔ مولانا این۔ ڈی۔ سلیمان صاحب اور مولانا الیس۔ آر۔ خورشید صاحب نے حیات بخش عناوین اسلام پر تقاریر کیں۔
الحاج امام کولے (Alhaj Imam Kole) سیکرٹری تبلیغ اور اے۔ بی۔ کامارا (A.B. KAMARA.) سیکرٹری مال نے بھی موضوع اسلام پر تقاریر کیں۔

### احمدیت کا مداح وزیر

عزت مآب جے۔ اے کا نیٹ منسٹر آف مائنز دوسرے اجلاس میں مہمان اعزازی کے طور پر رونق افروز تھے موصوف نے اپنے خطاب میں احمدیہ مسلم مشن کی سوشل سروس کے قابل تعریف کارناموں کے بارہ میں اور بالخصوص اپنے حلقہ انتخاب میں تعلیمی اور طبی سہولتوں کو روبعمل لانے کے سلسلہ میں نہایت دلکش انداز میں خراج تحسین پیش کیا۔ عزت مآب وزیر موصوف نے مبلغین سلسلہ، جماعت احمدیہ کے ڈاکٹروں اور جماعت کے اساتذہ کرام کی بے لوث اور بے لوث خدمات کی بھی تعریف کی تعلیمی مسائل کا تجزیہ فرماتے ہوئے منسٹر موصوف نے حاضرین کو بتایا کہ جماعت احمدیہ کے طرز تعلیم کے رائج ہونے کے نتیجہ میں قرآن مجید عربی نیز اسلامی دینیات کے دیگر شعبوں کی تعلیم کا حصول باسلیقہ اور قابل فہم ہوگیا ہے۔ موصوف نے نئی پود کو دانشمند اور باعمل بنانے کے بارہ میں بھی توجہ دلائی نیز طلبہ اور والدین کے باہمی تعاون سے تعلیم و اصلاح اور کردار سازی کی اہمیت کو واضح کیا۔ اور اس ضمن میں احمدیہ مسلم مشن کے رول کو سراہا۔ وزیر موصوف نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نمائندوں کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے نصرت جہاں اسکیم کے ماتحت اس علاقہ کو بھی اپنے دائرۂ عمل میں شامل کیا ہوا ہے۔ اور بتایا کہ سامانِ تعمیرات کی قیمتوں میں گوناگوں اضافہ کے باوجود احمدیہ مسلم مشن اسکیم میں توسیع کرنے کی جدوجہد کر رہا ہے۔

### آخری دن

مورخہ ۲ مارچ کو آخری اجلاس ہوا۔ اس کی صدارت مسٹر ایس آئی سیسے نے کی جو شعبہ تعلیمات کے ایک ممتاز فرد ہیں مکرم مولانا حاجی ابن ملک صاحب و مکرم مولانا ایم۔ اے ناظر صاحب نے ۱۹۷۴ء میں پاکستان میں واقعہ شدہ مشہور زمانہ احمدیہ فسادات کے بعض پہلوؤں کے بارہ میں حقائق اور مابعد اثرات بیان کئے جس

(باقی صلا پر دیکھیں)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

# "شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے"

منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۸ امان (مارچ) ۱۳۵۴ ہش

اللہ تعالےٰ نے جماعتِ احمدیہ کو اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے قائم فرمایا ہے۔ وہ اپنی اس جماعت کو غلبۂ اسلام کے ضمن میں اوّل دن سے ہی اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا چلا آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے ان فضلوں اور رحمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا ؂

تری نعمت کی کچھ قلت نہیں ہے ۔۔۔ تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے ۔۔۔ مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے

(مطبوعہ ۱۹۰۱)

ان فضلوں اور رحمتوں میں بحمد اللہ تعالےٰ اسی وقت سے ہی روز بروز اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے۔ چنانچہ ان فضلوں اور رحمتوں کے ایک درخشندہ ثبوت کے طور پر جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلام چار دانگِ عالم میں پھیلتا اور غالب آتا چلا جارہا ہے حتّی کہ کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا جو نئے فضل اور نئی رحمتیں لے کر نہ آتا ہو۔ اللہ تعالےٰ کے بعض نئے فضلوں اور نئی رحمتوں کا خوشکن تذکرہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ یہ تذکرہ غلبۂ اسلام سے متعلق صرف ان خوشخبریوں پر مشتمل ہے۔ جو مختلف ممالک کے مبلغین کرام اور دیگر احمدی احباب کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ۱۴ / مارچ ۱۹۷۵ء کو موصول ہونے والے خطوط میں مذکور تھیں۔ سو گویا یہ صرف وہ خوشخبریاں ہیں جو ایک دن میں بیک وقت موصول ہوئیں:۔

## سیرالیون میں سینکڑوں احباب کا قبولِ اسلام

مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر مبلغ انچارج سیرالیون مشن اپنی رپورٹ محررہ ۲۴ / فروری ۱۹۷۵ء میں رقمطراز ہیں:۔

شمال مشرقی علاقہ کے پانچ روزہ دورہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے غیر معمولی کامیابی سے نوازا ہے۔ مکوران (Maccarambo) نامی گاؤں میں ۲۵۰ مرد و زن بیعت کرکے داخلِ سلسلہ احمدیہ ہوئے سیرالیون کے ایک پرانے احمدی دوست مکرم امام یوسف صاحب کو ان کی تعلیم و تربیت کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ روکمبہ (Rucomba) نامی ایک گاؤں میں جہاں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت کا ایک پرائمری اسکول قائم ہے اٹھارہ افراد بیعت کرکے داخلِ سلسلہ ہوئے ہیں۔ سکول کے ٹیچر مکرم مانسرے صاحب ان کی تعلیم و تربیت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

ایک اور گاؤں کالمبا (Kolamba) نامی میں امسال اللہ تعالےٰ کے فضل سے تین صد سے زائد دوست اسلام قبول کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

احمدیہ ہائر سیکنڈری سکول مسنگبی کی نئی عمارت (جو حال ہی میں تعمیر کی گئی ہے) کے قریب مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین نے درختوں کی شاخوں اور پتوں سے کیمپ بنا کر اپنا تین روزہ اجتماع منعقد کیا۔ ان ایام میں اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے خدام نے ایسے دینی شغف کا مظاہرہ کیا۔ اور نمازِ تہجّد میں غلبۂ اسلام کے لئے اس درد و سوز اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں مانگیں کہ گاؤں کا پیرا ماؤنٹ چیف اور دوسرے لوگ بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے خدام کے دینی جذبہ کو بہت سراہا — آجکل احمدیہ ہسپتال اور مسجد احمدیہ کے درمیان مسجد کی دیواریں بلند ہو رہی ہیں اس کام میں احمدی احباب اور خدام ذوق و شوق سے حصّہ لے رہے ہیں۔ ان سب باتوں کا علاقے کے لوگوں پر خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت اثر ہے۔ چنانچہ علاقہ کے چیف نے ان دینی اور رفاہی سرگرمیوں سے متاثر ہو کر اپنی ایک تقریر میں بے ساختہ کہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس علاقہ میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اسلام زندہ ہو رہا ہے۔

احمدیہ گرلز اسکول ٹومبوڈو (Tombodu) کی نئی عمارت آجکل زیرِ تعمیر ہے۔ نیز موٹیما (Motema) نامی گاؤں میں ہمارے پرائمری اسکول کی نئی عمارت بھی تعمیر کی جارہی ہے۔ اس سے ملحق تیرہ ایکڑ زمین میں جو بہت اہم جگہ پر واقع ہے مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کا پروگرام ہے۔ مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہونے اور اس طرح اس علاقہ میں باقاعدہ مرکز قائم ہونے کے بعد انشاء اللہ ڈسٹرکٹ کونو (Kono) میں تبلیغ اسلام کا کام وسیع پیمانہ پر شروع کیا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس منصوبہ کی تکمیل کے جلد سامان کرے آمین اللّٰھم آمین

## بواجے بو (سیرالیون) میں احمدیہ سیکنڈری سکول کے تیسرے بلاک کی تعمیر

سیرالیون (مغربی افریقہ) کے شہر بواجے بو میں کئی سال پیشتر احمدیہ سیکنڈری سکول قائم کیا گیا تھا۔ یہ سکول بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ سکول کی عمارت پہلے دو وسیع و عریض بلاکوں پر مشتمل تھی۔ سکول کی مقبولیت اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر گذشتہ سال کے اواخر میں تیسرے بلاک کی تعمیر بھی شروع کرنا پڑی۔ اب سکول کے پرنسپل مکرم بشیر احمد صاحب اختر نے ۴ مارچ ۱۹۷۵ء میں اطلاع دی ہے کہ تیسرا بلاک خدا تعالےٰ کے فضل سے بڑی حد تک مکمل ہو چکا ہے۔ صرف چھت کا کام باقی ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے تعمیر جلد مکمل ہونے کے سامان کرے آمین۔

## "گی آنا" میں سات افراد کی جماعتِ احمدیہ میں شمولیت

مبلغ گی آنا (جنوبی امریکہ) مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد نے اپنی رپورٹ بابت ماہ تبلیغ (فروری ۱۹۷۵) میں اطلاع دی ہے کہ مکرم منی محمد صاحب کچھ عرصہ سے زیرِ تبلیغ تھے۔ انہوں نے اپنے خاندان کے چھ دیگر افراد سمیت بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے۔ وہ اچھے با اثر آدمی ہیں اور تبادلۂ خیالات کی اہلیت رکھتے ہیں انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دُعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں اور ان کے افراد خاندان کو اپنے فضل سے استقامت عطا فرمائے اور برکات خلافت سے نوازے آمین

"گی آنا" کے دار الحکومت جارج ٹاؤن میں باقاعدہ بچوں کی کلاس جاری ہے جس میں بچوں کو قاعدہ یسّرنا القرآن اور قرآن مجید ناظرہ پڑھانے کے علاوہ دینی مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ اسی طرح مسجد ایڈنبرگ اور مسجد سسٹرز ولیج میں بھی بچوں کے لئے تعلیم و تربیت کی ایسی ہی کلاسیں جاری کر دی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کلاسوں کو کامیابی سے نوازے تا بچے دینی علوم سیکھ کر خدمتِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی اہلیت سے بہرہ ور ہوں۔ آمین

فروری کے دوران سرنیام ریڈیو پر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کا اسلام پر لیکچر ہوا۔ یہ لیکچر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔ اس کے ذریعہ ریڈیو کے سامعین تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

ملاقاتوں، جلسوں، لیکچروں اور اشاعتِ لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا سلسلہ بحمد اللہ جاری ہے۔ اللہ تعالےٰ ان مساعی میں برکت ڈالے اور اس علاقہ میں اسلام کو جلد غلبہ عطا فرمائے آمین:

## ہمبرگ (مغربی جرمنی) میں ایک جرمن خاتون کا قبولِ اسلام

مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر امام مسجد فضل عمر ہمبرگ نے اپنی ماہ فروری کی رپورٹ میں اطلاع دی ہے کہ ایک جرمن خاتون نے جو اسلام کا مطالعہ کر رہی تھیں اور اسلام کی تعلیم سے بہت متاثر تھیں۔ مسجد میں آکر اسلام قبول کیا۔ انہیں مطالعہ کے لئے مزید کتب دی گئیں اور اسلام کے محاسن سے انہیں تفصیلی طور پر آگاہ کیا گیا۔

اسلام میں دلچسپی رکھنے والے ایک جرمن نوجوان کی درخواست پر ان کے گھر جا کر ان کے والدین کو اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ انہوں نے تبلیغی گفتگو کو دلچسپی سے سُنا یہوواٹنس کے دو مبلغ سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ خود ان کے معتقدات کی روشنی میں ان پر اسلام کی صداقت واضح کی گئی۔

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد اور سکولوں کے جرمن طلبہ مسجد آکر اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرتے رہے انہیں معلومات بہم پہنچانے کے علاوہ اسلامی لٹریچر بھی دیا جاتا رہا۔ ٹیلیفون پر بھی متلاشیانِ حق کی طرف سے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔

دو انڈونیشین بچے ہر اتوار کو باقاعدگی سے آکر اسلامی اسباق لیتے رہے۔ انہیں باقاعدہ ایک کلاس کی شکل میں تعلیم دی جاتی رہی۔

# ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت

## حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پُرسوز اجتماعی دُعا اور نہایت بصیرت افروز خطاب سے افتتاح فرمایا

## اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قربانی ثابت قدمی اور وفاداری کا عظیم نمونہ قائم کرنے کی توفیق بخشی ہے

ربوہ ـــــ ۲۸ رامان (۲۸ رمارچ ۱۹۶۵ء) آج بروز جمعۃ المبارک ۲ بجے سہ پہر ایوان محمود کے وسیع و عریض ہال میں جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اجتماعی دُعاؤں کے ساتھ شروع ہوگئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی۔ اور پھر نہایت بصیرت افروز خطاب کے ساتھ مجلس مشاورت کا افتتاح فرمایا جس میں حضور نے فرمایا۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ہر جہت اور ہر لحاظ سے کامل ترین انسان تھے۔ اس لئے آپؐ نے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی جو تربیت فرمائی۔ وہ بھی عدیم النظیر ہے۔ انہوں نے انتہائی مظلومیت کے دَور میں بھی دامنِ وفا کو نہ چھوڑا۔ ہر خطرہ ہر تکلیف اور ہر ابتلاء میں وہ ثابت قدم رہے یہی وجہ ہے کہ بعثتِ نبوی کے ساتھ جس عظیم مہم کا آغاز ہوا۔ اس میں کسی وقت اور کسی مرحلہ پر بھی کوئی روک حائل نہ ہوئی حضور نے فرمایا مجھے خوشی ہے اور میں اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہوں کہ ابتلاؤں اور تکالیف میں ثابت قدم رہنے کا جو عدیم النظیر اُسوہ حسنہ صحابہ کرامؓ نے قائم کیا تھا۔ اس کی رَو کے تسلسل کو مہدی معہود علیہ السلام کی اس جماعت نے بھی جاری رکھا ہے۔ جسے اس زمانہ میں محض نورِ محمدی ہی کے فیوض کی بدولت غلبہ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ خدا تعالیٰ آئندہ بھی ہم سب کو اس پر قائم رہنے کی توفیق بخشے آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز افتتاحی خطاب کے بعد ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور کرنے کے لئے چار سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔

### حضور کی تشریف آوری اور اجتماعی دُعا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سہ پہر چار بجکر دس منٹ پر ایوانِ محمود میں تشریف لائے نمائندگان نے جو ملک کے طول و عرض سے تشریف لائے ہوئے تھے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جو حضور کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ الشوریٰ کا چوتھا رکوع تلاوت کیا۔ تلاوت کے بعد حضور نے پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی۔ جس کے بعد حضور نے نمائندگان کرام کو ایک نہایت ایمان افروز اور رُوح پرور خطاب سے نوازا۔

### حضور کا بصیرت افروز خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"میں نے آج خطبہ میں بتایا تھا کہ ہم احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جہت اور ہر لحاظ سے کامل تھے۔ اپنی جماعت کی تربیت کے لحاظ سے بھی آپؐ میں اور دوسروں میں نمایاں فرق ہمیں نظر آتا ہے۔ شرعی نبی ہونے کے لحاظ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی بلند مقام رکھتے ہیں۔ لیکن آپؑ کی زندگی میں جب آزمائش کا وقت آیا۔ تو آپؑ کے ماننے والوں نے صاف کہہ دیا کہ:-

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ۝
(المائدہ ع ۵)

یعنی تم اور تمہارا رب میدانِ جنگ میں لڑتے رہو۔ ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔

نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کو پورا کرنے میں دو نسلوں کا بُعد ڈال دیا۔ اور حضرت موسیٰؑ کی اُمت کو موعود وقت کے لئے چالیس سال انتظار کرنا پڑا۔ اس کے بالمقابل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے کسی مرحلہ میں بھی صحابہ کرام میں غفلت اور سستی کا کوئی شائبہ بھی نظر نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کو جو بشارتیں دی گئی تھیں۔ وہ عین وقت پر پوری ہوئیں حضور نے قدرے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ایک لمبے مظلومیت کے دَور میں سے گذرے۔ ہر طرح کی پریشانیوں' ابتلاؤں اور خطرات کا انہیں سامنا کرنا پڑا۔ لیکن انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کا جو عہد باندھا تھا۔ اُسے نہایت عمدگی کے ساتھ آخر دم تک نبھایا۔ حتّٰی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی اس میں کوئی کمی نظر نہ آئی۔ فتنۂ ارتداد اُٹھا تو اس وقت خلافت کے ذریعہ تطہیر کا عمل ہوا جس کی وجہ سے نفاق اور عدمِ تربیت کا شائبہ تک نہ رہا۔ اور اسلام تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ گویا خلافت نے تمام درمیانی روکوں کو دُور کر دیا کسریٰ کا منصوبہ ناکام رہا۔ اور بعثتِ نبوی کے ساتھ جس عظیم روحانی مہم کا آغاز ہوا تھا۔ اس کی ترقی کی رفتار میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی کوئی فرق نہ پڑا۔ جنگ یرموک کے موقع پر صحابہؓ کو جو عظیم جانی قربانیاں پیش کرنا پڑیں گو انہوں نے ان کو ہلاکر رکھ دیا۔ مگر اُن کی شہادت نے اسلام کی فتح پر مہر ثبت کر دی۔ ایمان کی اس پختگی۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کے ذریعہ تربیت پانے کا یہ نتیجہ تھا کہ کسریٰ تہس نہس ہو گیا۔ قیصر تباہ ہو گیا۔ اور اُمت محمدیہ یہ تمام درمیانی نشیب و فراز کے باوجود آگے ہی آگے بڑھتی چلی گئی۔ حتّٰی کہ تمام معروف دنیا پر چھا گئی۔

حضور نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بشارت دی تھی کہ آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کی ایک نئی رَو نورِ محمدی ہی کی وساطت اور تربیت کے نتیجہ میں آپؐ کے ایک فرزند جلیل حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ پھر جاری کی جائے گی۔ سو آج وہ مہم جاری ہے۔ اور مجھے خوشی ہے کہ اس دَور میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قربانی ایثار اور وفاداری کا عظیم نمونہ قائم کرنے کی توفیق بخشی۔

حضور نے فرمایا۔ گذشتہ سال ہماری جماعت نے عظیم کردار کا مظاہرہ کیا ہر قسم کی قربانی پیش کی۔ اور اسلام کی ترقی کی رفتار میں اپنے کسی فعل کے نتیجہ میں ذرہ بھر فرق نہیں آنے دیا۔ وہ ہنستے مسکراتے چہروں کے

## خُلاصَۂ خُطبۂ جُمعہ

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۲۸ رمارچ ۱۹۶۵ء بمقام ربوہ

ربوہ ۲۸ رامان آج بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ ہم احمدی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر لحاظ سے کامل ترین انسان تھے۔ آپؐ کامل نوع اور کامل بشر تھے۔ کامل نور ہونے کی وجہ سے آپؐ صفات باری کی کامل معرفت رکھتے تھے یعنی آپ صفات باری کا مظہر اتم تھے اور کامل بشر ہونے کے لحاظ سے آپؐ نے نوع انسان پر جو احسان فرمایا جو ہمدردی فرمائی اور فیض رسانی کا جو مظاہرہ فرمایا وہ بھی اپنے کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ ہر جہت سے نوع انسان کے لئے تا قیامت کامل اسوہ ہیں۔ حضور نے جماعتِ احمدیہ کے اس عقیدہ کا اظہار کرنے کے بعد بتایا کہ ہم نے اپنی زندگیوں میں زندہ خدا کے جو جلوے دیکھے۔ وہ سب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت ہے۔ حضرت مہدی معہود علیہ السلام نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ خدا کا پیار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں، آپؐ کی محبت میں فنا ہونے اور آپؐ کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اور آپ ہی کی اتباع کے نتیجہ میں وہ عظیم پیشگوئیاں پوری ہوں گی جن میں آخری زمانہ میں مہدی معہود کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی بشارات دی گئی ہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں اور قربانیوں کا جائزہ لیتے رہیں کہ آیا ہم فی الحقیقت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور محبت میں فنا ہو کر ان برکات سے حصّہ لے رہے ہیں یا نہیں جو حضور کے کامل اسوہ پر چلنے کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں۔ پس عاجزانہ راہوں کو اختیار کر کے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنے کی ہر وقت کوشش کرتے رہو کہ یہی غلبۂ اسلام کی بشارات کے پورا ہونے کا واحد ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؎

ساتھ قربانیاں پیش کرتے رہے اور خدا کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کا مشاہدہ کرتے رہے اللہ تعالیٰ نے انہیں سچی خوابوں سے نوازا جن میں انہیں بشارتیں دی گئی تھیں۔ اور پھر اپنے وقت پر ان بشارتوں کو پورا کر کے ان کے ایمانوں کی ترقی کے سامان مہیا کئے۔ نئی بیعتیں ہوتی رہیں۔ بیرونی ممالک میں نئے سکول قائم ہوئے نئے ہسپتال بنے اور ان ہسپتالوں میں جن احمدی ڈاکٹروں کو خدمت کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں ان کے ہاتھ میں شفا بخشی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں جو ہمارے ایمانوں کی تقویت کا موجب بنے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہم نہایت کمزور اور بے کس ہیں لیکن یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت ہماری رازق نہیں ہے دنیا کے سارے خزانے مل کر بھی ہمارے رب کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے اس لئے اگر کوئی ایک دروازہ ہمارے لئے بند ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے مقابلہ میں کئی اور دروازے ہمارے لئے کھول دے گا غرض پچھلے سال جماعت بلاشبہ بڑے امتحان میں سے گذری۔ لیکن ہر صاحب فراست احمدی خوش ہے۔ اور آسمان پر فرشتے بھی خوش ہیں کہ ہم نے صحابہ کرام رض کے نقش قدم پر چلنے کا نمونہ دکھایا۔"

حضور نے فرمایا۔ آئندہ کے لئے ہر احمدی کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ اگر دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی غلبۂ اسلام کے خدائی منصوبے کو ناکام کرنے کی کوشش کریں تو بھی ہم اپنی قربانیوں میں ذرہ بھر فرق نہ آنے دیں گے اور اس طرح خدائی فضلوں سے اپنی جھولیاں بھرتے چلے جائیں گے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

حضور کے اس بصیرت افروز افتتاحی خطاب کے بعد ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے حضور کے ارشاد پر مندرجہ ذیل چار سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ ان سب کمیٹیوں کے تقرر کے دوران محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کو حضور کے ساتھ بیٹھ کر صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا فخر حاصل ہوا۔

(۱) سب کمیٹی برائے میزانیہ صدر انجمن احمدیہ اس کمیٹی کے ممبروں کی تعداد ۳۵ تھی اس کے صدر حضور نے مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر اور سیکرٹری مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد کو مقرر فرمایا۔

(۲) سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید
کل ممبر ۳۳
صدر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ساہیوال۔ سیکرٹری مکرم چوہدری کاشر (؟) احمد صاحب ذیل المال

(۳) سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ (برائے تجویز ع۶ٓ)
کل ممبر ۱۵؛ صدر ڈاکٹر عبد الحمید صاحب انگلستان۔ سیکرٹری محترم مولانا ابو العطاء صاحب۔ جائنٹ سیکرٹری مکرم رشید احمد صاحب امریکن

(۴) سب کمیٹی نظارت اصلاح و ارشاد و اشاعت لٹریچر و تصنیف
کل ممبر ۳۵۔ صدر محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا سیکرٹری محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد ساڑھے پانچ بجے شام یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

## غلبۂ اسلام کیلئے ۲ کروڑ چھ لاکھ پر مشتمل میزانیہ آمد و خرچ کی منظوری

ربوہ ۳۰ امان ۱۳۵۴ ہش مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۶۵ء: الحمد للہ کہ آج دوپہر جماعت احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔ اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت روح پرور اور بصیرت افروز خطاب فرمایا جس کے بعد جملہ حاضرین مجلس کو حضور کی اقتداء میں غیر معمولی طور پر درد و سوز اور رقت و الحاح سے معمور اجتماعی دعا میں حصہ لینے کی توفیق حاصل ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان افروز اختتامی خطاب میں ایک دفعہ پھر اپنے رب کریم کا شکر ادا کیا کہ سال گذشتہ جماعت جس غیر معمولی اور زبردست امتحان میں سے گذری۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں وہ ہر اعتبار سے کامیاب اور سرخرو رہی اس نے اپنے ایمان اور اخلاص کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ جس کی نظیر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی صحابہ رضی اللہ عنہم کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتی۔ احباب جماعت نے بشاشت سے اور ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ نہ صرف یہ کہ ہر قسم کی پریشانیوں اور ایذا رسانیوں کو برداشت کیا اور کہیں بھی کمزوری نہ دکھائی بلکہ صبر و رضا کا حقیقی نمونہ دکھاتے ہوئے ان لوگوں کے لئے بھی دعاؤں میں معروف رہے۔ جنہوں نے انہیں دکھ دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ حضور نے اس توقع کا اظہار فرمایا کہ احباب جماعت آئندہ بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ہر امتحان میں کامیاب رہیں گے اور غلبۂ اسلام کی خاطر اپنی قربانیوں اور جدوجہد میں کبھی کمی نہ آنے دیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس روح پرور خطاب کا ایک ایک لفظ قلوب کی گہرائیوں میں اتر رہا تھا۔ اور انہیں ایمان و معرفت کی غیر معمولی لذت و حلاوت سے سرشار کر رہا تھا۔

جماعت احمدیہ کی یہ مجلس مشاورت ۲۸ امان بروز جمعۃ المبارک ایوان محمود میں اجتماعی دعا کے ساتھ شروع ہوئی تھی۔ تین دن میں اس کے کل چار اجلاس منعقد ہوئے، جن میں غلبۂ اسلام کی خاطر جماعت کی تین مرکزی تنظیموں یعنی صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید اور وقف جدید انجمن احمدیہ کے آئندہ سال کے بجٹ ہائے آمد و خرچ منظور کرنے کی سفارش بھی کی گئی۔ یہ تینوں بجٹ مجموعی طور پر کم و بیش ۲ کروڑ چھ لاکھ روپے پر مشتمل ہیں۔

حسب سابق امسال بھی پاکستان کے ہر حصے اور ہر علاقے سے احمدی جماعتوں کے نمائندگان بصد ذوق و شوق مجلس مشاورت میں شامل ہوئے۔ اس دفعہ تشریف لانے والے نمائندگان کرام کی تعداد ۵۶۹ تھی جبکہ کم و بیش ایک ہزار دیگر احمدی احباب بھی بطور مہمان مختلف احمدی جماعتوں میں سے مشاورت کی کارروائی سننے کے لئے ربوہ آئے ہوئے تھے۔ اور تینوں دن مشاورت کی کارروائی سے مستفید ہوتے رہے۔ مقامی احباب ان کے علاوہ تھے جو بطور زائر کارروائی سنتے رہے۔ مستورات کے لئے ایوان محمود کی گیلری میں برعایت پردہ انتظام تھا چنانچہ وہ بھی التزام کے ساتھ کارروائی سننے کے لئے تینوں دن تشریف لاتی رہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر ارشاد شوریٰ کے اجلاسوں میں مندرجہ ذیل خوش قسمت اصحاب کو حضور کے ساتھ بیٹھ کر صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی فخر حاصل ہوا:-

(۱) محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور
(۲) محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب
(۳) محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ
(۴) محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی۔

مجلس مشاورت کے دوسرے روز یعنی ۲۹ امان بروز ہفتہ کی شب کو صدر انجمن احمدیہ نے جملہ نمائندگان کرام کے اعزاز میں دار الضیافت میں ایک خصوصی عشائیہ کا اہتمام کیا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ شفقت شمولیت فرمائی اور اپنے خدام کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا۔ دعوت کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

## حضور ایدہ اللہ کے اختتامی خطاب کا ملخص

مجلس شوریٰ کی کارروائی کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے روح پرور خطاب میں بتایا کہ:-

گذشتہ سال کی مجلس مشاورت کے بعد سے لے کر اب تک جو زمانہ گذرا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے پاکستان کی احمدی جماعتوں کا ایک زبردست امتحان لیا ہے جس میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ہر طرح سے کامیاب اور سرخرو رہی ہیں اس امتحان سے ہم نے یہ سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ اب جماعت کو چھوٹے چھوٹے امتحانوں کے بعد ایک بہت بڑے امتحان کے قابل سمجھتا ہے۔ و الحمد للہ کہ جماعت نے یہ امتحان دیا اور وہ اس میں کامیاب رہی بلاواسطہ پاکستان کی جماعتوں کی اور بالواسطہ بیرونی ممالک کی جماعتوں کی بھی آزمائش ہوئی بڑی کوششیں کی گئیں کہ جماعت کمزوری دکھلائے ہر طرح سے نقصان پہنچایا گیا۔ اور پریشان کیا گیا عجیب و غریب جھوٹ بولے گئے۔ بظاہر کوئی دنیوی سہارا نظر نہ آتا تھا۔ ہاں ایک خدا کا ہی سہارا تھا جو ہر لمحہ میں ہمیں تسلی دیتا رہا۔ بشارتیں دیتا رہا اور پھر انہیں پوری بھی کرتا رہا۔ اس عظیم امتحان میں جماعت نے خدا کے فضل سے ایسا اخلاص دکھایا جس کی نظیر سوائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی صحابہ کے اور کہیں نظر نہیں آتی اس موقع پر جماعت کی تین نمایاں خصوصیات سامنے آئیں

(۱) مہینوں ایسے حالات قائم رہے جبکہ سوائے خدا کے کوئی سہارا نہ تھا مگر احباب نے صبر و رضا کے ساتھ محض خدا کی خاطر سب دکھوں اور پریشانیوں کو برداشت کیا۔ اور زبان پر شکوہ و شکایت کا ایک حرف بھی نہ لائے یہ ہماری جماعت کا ایک زبردست کیریکٹر ہے جو اس موقعہ پر ابھر کر سامنے آیا۔

(۲) احباب جماعت نے ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ اپنی بشاشت کو قائم رکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب مومنوں کو خدا کی خاطر دکھ دیا جاتا ہے۔ تو انہیں ایک خاص لذت

(باقی صفحہ پر)

قسط نمبر (۲)

# تحریکِ احمدیت خالص اسلامی تحریک ہے

## مخالفینِ احمدیت کی وسوسہ اندازی کا مدلّل جواب

از الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

### واضح اور غیر متبدّل حقائق جماعتِ احمدیہ کے عقائد و تعلیمات!

ہم انصاف پسند قارئین کرام کے سامنے سب سے پہلے اس بیعت فارم کے الفاظ رکھنا چاہتے ہیں جس پر دستخط کر کے اور اس کے الفاظ کو دہرا کر اور اس کے مضمون کا اقرار کر کے کوئی شخص برضا و رغبت خود بلا جبر و اکراہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے :-

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

(دو بار)

میں آج ناصر (حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعتِ احمدیہ) کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ شرک نہیں کروں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ قرآن کریم اور احادیث پڑھنے پڑھانے یا سننے میں کوشاں رہوں گا۔ جو نیک کام مجھے آپ بتائیں گے ان میں ہر طرح آپ کا فرمانبردار رہوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔"

اس فارم بیعت کی تکمیل سے قبل بیعت کنندہ کو دس شرائط بیعت جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تجویز و تحریر فرمائی ہیں بغور پڑھ کر ان کی پابندی کا بھی عہد و اقرار کرنا پڑتا ہے۔ جن میں سے نمونۃً تین شرائط حسب ذیل ہیں :-

**شرطِ سوم** :- یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔"

**شرطِ ششم** :- "یہ کہ اتباع رسم اور متابعتِ ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔"

**شرطِ ہشتم** :- یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھوں گا۔"

اس کے بعد ہم مختصر طور پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے الفاظ میں ہی جماعتِ احمدیہ کے عقائد و تعلیمات کو پیش کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں :-

(۱) جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے۔ ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰهِ ہے۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے۔ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی الزام لگاتا ہے۔ وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افتراء کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں"۔

(ایام الصلح صفحہ ۸۶ و ۸۷)

نیز فرمایا :-

"تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو اور تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ .... نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبیؐ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

نیز فرمایا :-

"اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔

(تقریر واجب الاعلان جامع مسجد دہلی ۲۳ر اکتوبر ۱۸۹۱ء)

نیز فرمایا :-

"اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت نہ ہوتا۔ اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی یہ شرفِ مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔"

(تجلیات الٰہیہ)

نیز آپؑ اپنے منظوم اردو فارسی کلام میں فرماتے ہیں :-

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الورٰی یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم
جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است
این چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

(دُرِّثمین اردو و فارسی)

انصاف پسند قارئین کرام! آپ نے جماعتِ احمدیہ میں داخلہ کے بیعت فارم کے الفاظ پڑھ لئے اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات کے چند اقتباسات بھی ملاحظہ فرما لئے کیا ان واضح حقائق کی موجودگی میں بھی کوئی ذی ہوش یہ سمجھ سکتا ہے کہ نعوذ باللہ احمدیوں کا کلمہ کوئی اور ہے یا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تعلیمات اسلام کے مغائر ہیں۔ یا نعوذ باللہ آپ نے کسی نئے دین یا مذہب کی بنیاد رکھی۔ یا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ

(باقی صفحہ ۱۱ پر دیکھیں)

# مجلس انصار اللہ مدراس کا خصوصی اجلاس

رپورٹ مرتبہ مکرم ڈاکٹر میران شاہ صاحب زعیم مجلس انصار اللہ مدراس

مجلس انصار اللہ مدراس کا ایک خصوصی اجلاس مورخہ ۱۸ امان ۱۳۵۲ہش بروز اتوار شام کے ۵½ بجے خاکسار کی زیر صدارت میلاپور میں مکرم علی محی الدین صاحب کے مکان میں منعقد ہوا۔

یوں تو مہینہ میں دو دفعہ مجالس انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے اجلاسات منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ یہ خصوصی اجلاس سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ خطبہ کی روشنی میں جو حضور اقدس نے انصار اللہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا تھا منعقد ہوا۔ یہ خطبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مقامی نے مورخہ ۱۸ مارچ کو تامل میں ترجمہ کر کے اور مورخہ ۱۱ کو اردو میں سنایا تھا۔

یہ خصوصی اجلاس مکرم شاہ الحمید صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ تامل اور اردو میں عہد دہرائے جانے کے بعد جماعت احمدیہ مدراس کے ایک اچھے شاعر مکرم مہاجر صاحب نے اپنی ایک نظم جو بہت ہی جذبہ انگیز تھی سنائی۔

اس کے بعد خاکسار نے اپنی ابتدائی تقریر میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات گرامی کی روشنی میں انصار اللہ کو از سر نو میدان عمل میں اترنے کے سلسلہ میں توجہ دلائی۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مضمون "انصار اللہ کا قیام ذمہ داری" پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر جماعت احمدیہ مدراس نے کی۔ آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی تنظیم میں چار ایسی شقیں ہیں جو اس شجرۂ طیبہ کو مضبوط کرتی ہیں ان چاروں تنظیموں میں انصار اللہ کا قیام بہت بلند ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے نبوت کے لئے ۴۰ سال کی عمر مقرر فرمائی تھی۔ نوجوانی میں چھلانگ لگانے کی آرزو اور تڑپ پیدا ہوتی ہے لیکن انصار اللہ اس چھلانگ کو کنٹرول کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ جب میں نوجوانی کے مرحلہ میں تھا تو یہ خیال کرتا تھا کہ نوجوانی بڑی چیز ہے۔ لیکن اب میری سمجھ میں آرہا ہے کہ تجربہ بڑی چیز ہے۔ تعلیم و تربیت اور تبلیغ کے میدان میں ہمیں بلند پروازی کی ضرورت ہے خدا نے ہمیں روحانی قوت عطا فرمائی تھی اس کو کام میں لے کر آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت مدراس کی ہوئی۔ آپ نے انصار اللہ کے مقام اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے بعد بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کی مضبوطی اور استحکام کے لئے ان چاروں تنظیموں کو قائم فرمایا تھا۔ گویا کہ یہ چاروں تنظیمیں اس محل جماعت کی چار دیواروں کی طرح ہیں۔ ان چاروں کا باہم مربوط ہونا بہت ضروری ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں باہمی اتحاد و اتفاق اور محبت و پیار اور خلوص کی ضرورت پر اور خاص کر نظام جماعت کی حفاظت اور اس کے احترام پر زور دیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی صاحب کی ہوئی۔ آپ نے حدیث نبویؐ "جو اپنے سے بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا مجھ میں سے نہیں" کی تشریح کرتے ہوئے بڑوں اور چھوٹوں کی ذمہ داریوں کی طرف روشنی ڈالی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ "اکرموا اولادکم" تم اپنی اولاد کی قدر کرو۔ جماعت میں انصار اللہ کا مقام والدین کا ہے۔ اور خدام اور اطفال وغیرہ اُن کی اولاد کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس لئے انصار اللہ کا فرض ہے کہ ان خدام و اطفال کے ساتھ محبت و پیار اور شفقت کا برتاؤ کرتے ہوئے اُن کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں۔ اس ضمن میں آپ نے انصار اللہ کی مختلف ذمہ داریوں کی طرف روشنی ڈالی۔

اس کے بعد جماعت کی تعلیم و تربیت کے ضمن میں مختلف تجاویز پیش کی گئیں اور یہ فیصلہ ہوا کہ ہر گھر میں فجر اور عشاء کی نماز میں باجماعت ادا کی جائیں اور فجر کی نماز کے بعد مختلف دینی مسائل کا درس دیا جائے۔ علاوہ ازیں مدراس کی وسعت کے پیش نظر چھ حلقے مقرر کئے اور ہر حلقہ میں ہر ہفتہ میں صبح ایک دفعہ مکرم مولوی صاحب آکر قرآن کریم کا درس دینے کا فیصلہ کیا۔

اس کے بعد خاکسار نے مختصر تقریر کی۔ اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ کی اجتماعی دعا کے بعد یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔*

* اس موقعہ پر مکرم علی محی الدین صاحب نے تمام سامعین کی چائے اور لوازمات سے تواضع فرمائی۔

# افسوس مکرم سید منظور احمد صاحب عامل درویش وفات پاگئے!

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قادیان ۷ را پریل۔ افسوس کہ مکرم سید منظور احمد صاحب عامل درویش قادیان چند روز کی خطرناک علالت کے بعد آج ۵½ بجے شام وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کو گذشتہ جمعرات کے روز اچانک ٹیٹنس کی تکلیف ہوگئی۔ چنانچہ مقامی ڈاکٹروں کے مشورہ سے انہیں فوری طور پر وی جے ہسپتال امرتسر لے جایا گیا جہاں اُن کا ممکن علاج معالجہ ہونے کے باوجود جانبر نہ ہوسکے اور آخر آج ۵½ بجے شام وفات پاگئے۔ جنازہ امرتسر سے قادیان لایا گیا جہاں تجہیز و تکفین کے بعد سوا گیارہ بجے حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے کثیر التعداد حاضر الوقت درویشان کرام کے ساتھ احاطہ مہمان خانہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے معًا بعد بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مرحوم بڑے ہی مخلص خاموش طبع پرانے درویش تھے۔ بڑے محنتی نیک سیرت بے ضرر انسان تھے۔ اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ آٹھ بچے اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں جو سب کے سب بہت چھوٹی عمر کے ہیں۔

ادارہ بدر مکرم شاہ صاحب مرحوم کی ناگہانی و المناک وفات پر اُن کے جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا حامی و ناصر ہو اور انہیں اس بڑے صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے آمین۔

# درخواست ہائے دُعا

قادیان ۷ را پریل ربوہ سے حضرت امیر صاحب مقامی قادیان کو بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی کہ

۱۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا نواسہ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے داماد مکرم مرزا شمیم احمد صاحب کراچی میں دل کے عارضہ سے اچانک بیمار ہوگئے ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔

۲۔ (بذریعہ ڈاک) محترم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ کا بچہ بھی سخت بیمار ہے اور لاہور میں داخل ہسپتال ہے۔

احباب جماعت ہر دو مریضان کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے درد مندانہ دعا فرمائیں۔

# صفحۂ ہستی سے باطل کو مٹا سکتے ہو تم!

مہاجر مدراس

مورخہ ۱۸ امان کو مدراس میں منعقدہ مجلس انصار اللہ کے اجلاس کے لئے تیار کی گئی یہ نظم مکرم مہاجر صاحب نے خود پڑھ کر سنائی۔

تیرگی گردشِ دوران مٹا سکتے ہو تم<br>
شمعِ ایمان سے یہ دنیا جگمگا سکتے ہو تم

ہاں تم ہی ہو جو جہاں میں واقفِ رازِ حیات<br>
زندگی کیا ہے زمانہ کو بتا سکتے ہو تم

توڑ سکتے ہو تم ہی باطل کی ساری بندشیں<br>
نورِ خلوص و پیار سے دنیا پہ چھا سکتے ہو

پھر وہی شمعِ ہدایت پھر وہی ایمان کا نور<br>
پھر وہی اسلاف کے جوہر دکھا سکتے ہو تم

کیا بگاڑیں گے تمہارا راستے کے پیچ و خم<br>
ہر قدم پر منزلِ مقصود پا سکتے ہو تم

ذرّہ ذرّہ ہے تمہارے حوصلہ کا مدح خواں<br>
قہقہے سایہ میں نغموں کے لگا سکتے ہو تم

عظمت کردار سے واقف تمہاری کُل جہاں<br>
صفحۂ ہستی سے باطل کو مٹا سکتے ہو تم

تیسری قسط

# دانشور کون ہے؟

## جناب عامر عثمانی صاحب مدیر "تجلی" کی دانشوری کا جائزہ

(از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج ۔۔۔ مشن بمبئی)

مضمون ... کے ... حصّہ میں ہم اس امر پر با دلائل روشنی ڈال چکے ہیں کہ حیات مسیح ناصری علیہ السّلام کا عقیدہ رکھنے کے نتیجہ میں کیا کچھ نقصانات لازم آتے ہیں اس ضمن میں ہم نو نقصانات کا تفصیلاً ذکر کر چکے ہیں۔ اس تسلسل میں دسویں نمبر پر واضح ہو کہ۔

۱۰۔ حیات مسیح کے عقیدہ رکھنے سے عیسائیت اور عیسائیوں کے عقیدہ الوہیت مسیح کو بڑی تقویت پہنچتی ہے۔ اور عیسائیوں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت ناممکن ہو جاتی ہے۔ بلکہ حیات مسیح کے عقیدہ سے مسلمان عیسائیوں کے شکار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم اس سلسلہ میں ثبوت کے طور پر عیسائیوں کے ایک رسالہ الموسومہ "حقائق قرآن" جس کو پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انار کلی لاہور نے چھپوایا ہے۔ چند اعتراضات نقل کرتے ہیں۔ اور عامر عثمانی مدیر تجلی سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ ان کے جواب کو شائع کریں گے۔ تاکہ عوام پر حق واضح ہو۔ یہ رسالہ ۱۴ چودہ سوالات پر مشتمل ہے۔ ہم اُن میں سے صرف چار سوال ۵۔۶۔۱۲۔۱۳ درج ذیل کرتے ہیں۔ عیسائی صاحبان مسلمانوں سے سوال کرتے ہیں:۔

سوال ۵۔ از روئے قرآن عیاں ہے۔ کہ جس وقت مسیح کو دشمنوں نے پکڑنا چاہا آسمان سے فرشتے نازل ہوئے اور آپ بجسد عنصری اُٹھا کر آسمان پر لے گئے۔ اور اس طرح سے خدا نے ... کفار نابکار سے محفوظ رکھا۔ لیکن جب مکّہ میں دشمنوں نے محمد صاحب کا محاصرہ کیا تو نہ کوئی فرشتہ اُن کو بچانے آیا۔ اور نہ وہ آسمان پر پہنچائے گئے۔ عام لوگوں کی طرح پیادہ چل کر دشت پُر خار سے گذرتے ہوئے دشمنوں کی نظر سے پوشیدہ ہو کر ایک تیرہ و تار غار میں جا چھپے۔ پھر وہاں سے بھاگ کر مدینہ میں انصار کی پناہ میں داخل ہوئے۔ کیا یہ زمین و آسمان کا ... ہے؟ دیگر انبیاء کو بھی اگر دشمنوں سے بچایا ہے۔ تو زمین ہی پر۔ کسی کو بغرض حفاظت آسمان پر نہیں پہنچایا۔ اگر مسیح بھی ویسا ہی ہوتا۔ جیسے وہ تھے۔ تو اُن کی طرح زمین پر بچایا جا سکتا تھا۔ آسمانی حفاظت اس امر کی صاف دلیل ہے۔ کہ وہ تمام انبیاء و رسل سے نرالا اور افضل ہے۔ اگر محمد صاحب مسیح کے ہم رتبہ ہوتے۔ تو ضرور دشمنوں سے محصور ہونے کے موقع پر آسمان پر پہنچائے جاتے اور زمین پر بھاگ بھاگ کر غاروں میں چھپنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ ان حقائق سے بھی صاف عیاں ہے۔ کہ مسیح محمد صاحب سے افضل ہے اور اس افضلیت میں شک کی گنجائش نہیں۔"

سوال ۶۔ "مسیح کا آج تک بجسد عنصری آسمان پر رہنا اور حوائج بشری کا باوجود جسم بشری متمتک ہونا یعنی خور و نوش سے فارغ ہونا اور باوجود بشریت الآن کما کان کا مصداق بنے رہنا مسلّمات اسلام سے ہے۔ برخلاف اس کے دیگر تمام بنی آدم کی نسبت قرآن میں یوں مرقوم ہے۔

فیھا تحیون و فیھا تموتون و منھا تخرجون (سورہ الاعراف رکوع ۲)

اَلَم نجعل الارض کفاتاً احیاءً و امواتاً۔ (سورہ المرسلٰت رکوع ۱)

یعنی بنی آدم کے واسطے قانون الٰہی یہ ہے کہ اُن کا پیدا ہونا اور مرنا جینا اور حشر نشر سب کچھ زمین ہی پر ہوگا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بشر زمین ہی پر رہ سکتا ہے۔ خواہ وہ رسول ہو یا نبی۔ اگر کوئی شخص بشر کہلا کر بھی آسمان پر رہ سکے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ وہ تمام بنی آدم سے نرالی بشریت رکھتا ہے۔ پھر تمام انبیاء کے حق میں مرقوم ہے۔ ما جعلنٰھم جسداً لا یاکلون الطعام و ما کانوا خٰلدین (سورۃ الانبیاء رکوع ۱) یعنی ہم نے اُن کے جسم ایسے نہ بنائے کہ کھانے پینے کے بغیر ہمیشہ زندہ رہ سکیں پس جو کوئی باوجود جسد عنصری کھانے پینے کے بغیر زندہ رہ سکے۔ وہ تمام دیگر انبیاء سے نرالا اور افضل ہے۔ ورنہ اس آیت قرآنی کو غلط ماننا پڑے گا۔ مسیح جو قریباً دو ہزار سال سے بلا خور و نوش آسمان پر زندہ ہے وہ اُن رسل و انبیاء میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ جن کی زندگی کا دار و مدار کھانے پینے پر ہے جب کہ محمد صاحب ان اوصاف سے بالکل خالی ہیں تو کیا یہ صاف ظاہر نہیں۔ کہ مسیح اُن سے افضل اور بدرجہا برتر ہیں؟"

سوال ۱۲۔ "تیرہ ۱۳۰۰ سو سال سے زیادہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ کہ محمد صاحب نے ترسیٹھ ۶۳ یا چونسٹھ ۶۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور دیگر مردوں کی طرح دفن کئے گئے اور خاک میں مل گئے۔ لیکن مسیح قریباً دو ہزار ۲۰۰۰ سال کے عرصہ سے آسمان پر زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ اور از روئے مسلّمات اسلام پھر بنی آدم کی ہدایت اور رہبری کے لئے نازل ہوگا۔ قرآن کہتا ہے۔

مَا یستوی الاحیاء و لا الاموات (سورۃ فاطر رکوع ۳)

یعنی زندہ اور مُردے برابر نہیں۔ پس مسیح محمد صاحب سے افضل ہے۔"

سوال ۱۳۔ "پھر یہ امر بھی مسلّمات اسلام سے ہے۔ کہ قیامت سے کچھ عرصہ پہلے سب سے بڑا فتنہ برپا کرنے والا اور کفر و بے دینی پھیلانے والا دجّال ظاہر ہوگا۔ اور اُسے نیست و نابود کرنے اور بگڑی ہوئی اُمت محمدی کو راہ راست پر لانے اور دین حق قائم کرنے کے لئے مسیح آسمان سے نازل ہوگا۔ اور تمام اہل کتاب مسیح پر ایمان لائیں گے۔ جیسا کہ قرآن میں مرقوم ہے۔

ان من اہل الکتٰب الّا لیؤمننّ بہٖ۔ (سورہ نساء رکوع ۲۲)

یعنی اہل کتاب میں سے ہر ایک اُس پر ایمان لائے گا۔

پس اگر محمد صاحب نبی آخر الزمان اور خاتم النبیین تھے۔ تو آخری فتنہ کو فرو کرنے کے اہم امر کے لئے اُن کو قبر سے اُٹھا کر بھیجنا کیوں نہ مقرر ہوا؟ آخر کار تمام بے دینی اور خرابی کو دور کر کے دین حق قائم کرنا کیوں مسیح موعود ہی کا حصّہ ٹھہرا؟ اس بزرگی اور شرف کو کیوں اُسی سے منسوب کیا۔ کہ آخر کار قرب قیامت کے موقع پر وہی سب کا ہادی ہو۔ اور سب لوگ اُسی پر ایمان لائیں۔؟ پس جب کہ اوّل بھی مسیح اور آخر بھی مسیح ہی مومنین کا ہادی و پیشوا ٹھہرا اور محمد صاحب بیچ میں تھوڑے سے عرصہ کے لئے آکر چلے گئے۔ اور پھر خاک سے سر نہ اٹھا سکے۔ تو ایسا شخص کون ہوگا جو اگر دیدہ و دانستہ اپنی آنکھ بند نہ کرے اور حق سے عداوت نہ رکھے۔ تو مسیح کو محمد صاحب سے ہزار ہا درجہ افضل و برتر تسلیم نہ کرے؟"

### حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک زرّین نصیحت

اُمید ہے مدیر تجلی عامر عثمانی صاحب! مندرجہ بالا امور متعلقہ عقیدہ حیات مسیح قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں سنجیدگی سے غور کر کے اور پھر اندازہ کریں گے کہ انہوں نے یہ لکھ کر کہ "قرآن میں بتایا گیا۔ کہ حضرت عیسیٰ نہ قتل ہوئے نہ سولی دئے گئے۔ بلکہ انہیں زندہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔"

(تجلی ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۶)

قرآن مجید میں خطرناک لفظی و معنوی تحریف کی ہے۔ اور نیز وہ محسوس کریں گے کہ اس عقیدہ حیات مسیح کا نہ صرف اظہار بلکہ اُس پر اصرار کر کے انہوں نے اسلام کی کوئی خدمت سرانجام نہیں دی۔ بلکہ در پردہ عیسائیت کی تائید و ترویج کا راستہ کھولا ہے۔ جیسا کہ رسالہ حقائق قرآن کے متذکرہ بالا اعتراضات سے ظاہر ہے۔ حیات مسیح اور اُن کی دوبارہ آمد کا عقیدہ عیسائیوں کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور یہی عقیدہ قصرِ عیسائیت کا بڑا ستون ہے۔ جس پر کاری ضرب لگانے کی ضرورت ہے۔ اس ستون کے گرنے سے ہی عیسائیت کی ساری عمارت منہدم ہو کر پیوند خاک ہو جائے گی۔ اسی لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام نے عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے اپنی جماعت کو یہ زرّین نصیحت فرمائی کہ جس کو ہم مدیر "تجلی" کے غور و فکر کے لئے بھی اس جگہ پیش کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"... میرے دوستو! اب میری آخری وصیت سنو۔ ایک راز کی بات کہتا ہوں۔ اس کو خوب یاد رکھو۔ تم اپنے تمام مناظرات میں جو تمہیں عیسائیوں سے پیش آتے ہیں۔ رُخ بدل لو۔ اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو گیا ہے ... اُن کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کر دو۔ پھر نظر اُٹھا کر دیکھو۔ کہ عیسائی مذہب دُنیا میں کہاں ہے چونکہ اللہ تعالیٰ بھی چاہتا ہے۔ کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کر دے اور یورپ اور ایشیاء میں توحید کی ہَوا چلاوے۔ اس لئے اس نے مجھے بھیجا۔ اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔" (ازالہ اوہام حصّہ اوّل)

یقیناً یہ وہ نہایت مقبول اصل ہے۔ جو کسر صلیب کی جنگ کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور ایسا حربہ ہے۔ جس کے سامنے عیسائی ٹھیر نہیں سکتے۔ جماعت احمدیہ نے ہر میدان میں اس ہتھیار و حربہ کو کام میں لا کر عیسائیوں کو شکست پر شکست دی ہے۔ اور اسلام کی فتح و کامرانی کا جھنڈا لہرایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے کیا ہی سچ فرمایا ہے۔ کہ مسیح کو مرنے دو کہ اسی میں اسلام کی زندگی ہے۔ کاش عامر عثمانی صاحب بھی اس نقطہ نگاہ سے اس مسئلہ حیات و ممات مسیح علیہ السّلام پر غور و فکر کریں۔ فتدبروا!

### امر دوم۔ کیا مسیح اپنی آمد ثانی کے وقت نبی نہ ہوں گے؟

مدیر "تجلی" دیوبند رقمطراز ہیں:۔ کہ

"احادیث کی رو سے حضرت عیسیٰ کی یہ آمد بحیثیت نبی نہ ہوگی۔ نہ وہ مسلمانوں کو اپنے پر ایمان لانے کی دعوت دیں گے۔ نہ وہ صاحب وحی ہوں گے۔ نہ کوئی نئی اُمت پیدا کریں گے۔"
(تجلی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۳)

اب ہم مدیر تجلی کی مندرجہ بالا تحریر کا تجزیہ قرآن مجید، احادیث اور اقوال بزرگان سلف کی روشنی میں کرتے ہیں۔

## قرآن مجید حضرت مسیح علیہ السلام کو ہر وقت اور ہر حیثیت میں نبی قرار دیتا ہے

یہ ایک واضح قرآنی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر نبی ہمیشہ نبی رہتا ہے۔ وہ ہر جگہ نبی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نبی اپنی زندگی میں نہ کبھی اپنی نبوت سے باستعفیٰ دیتا ہے اور نہ ہی کبھی اس منصب جلیلہ سے ریٹائر ہوتا ہے اور نہ ہی کسی جرم کی بنا پر اس منصب نبوت سے معزول کیا جاتا ہے۔ نہ ہی عہدہ نبوت سیکولر حکومتوں کے پریذیڈنٹوں کی صدارت کی طرح پانچ یا دس سال کی مدت مقرر ہوتی ہے۔ جس کے ختم ہونے کے بعد کوئی نبی "سابق صدر" کی صدارت کی دُنیوی اصطلاح کے مطابق "سابق نبی" کہلانے لگ جائے۔ چنانچہ مسلمانوں کا یہ مسلّمہ عقیدہ ہے۔

وَاِنَّ الانبیاءَ لفی امانۃ عن العصیان عمدًا وَ خطاءً

یعنی اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اس بات سے امن میں ہوتے ہیں۔ کہ وہ عمداً اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کریں اور منصب نبوت سے معزول ہو جائیں۔ سابق صدر کی طرح "سابق نبی" کی اصطلاحات اب مولانا مودودی اور عامر عثمانی کی "ایجاد بندہ" ہیں۔ اور یہ شرعی احکام و عقائد میں تحریف کی بدترین مثال ہے۔

## حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی نبوت کے بارہ میں قرآن مجید فرماتا ہے۔

(ا)۔ وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ (الصف ع ۱)

(ب)۔ وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (آل عمران ع ۵)

(ج)۔ حضرت مسیح کی زبانی اُن کے منصب نبوت کے بارہ میں فرمایا۔

"وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا۔" (مریم ع ۲)

یعنی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنایا ہے اور مجھے بابرکت بنایا ہے۔ خواہ میں کسی جگہ ہوں۔ اور جب تک میں زندہ ہوں۔ مجھے اس نے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی وصیت کی ہے۔

ان قرآنی آیات سے یہ امور واضح ہیں۔ کہ

۱۔ حضرت مسیح جب تک زندہ ہیں اور جہاں کہیں بھی ہوں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور برکت والے ہیں۔ جب وہ دنیا میں تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور برکت والے وجود تھے۔ اگر بزعم عامر عثمانی (کیونکہ قرآن مجید اور حدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔) آسمان پر زندہ ہیں۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور برکت والے وجود ہیں۔ اور اگر وہ بجسدہ العنصری دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نبی اور برکت والے وجود ہوں گے۔ اور اُن کی نبوت کی حیثیت برقرار رہے گی۔ اب اگر عامر عثمانی صاحب یہ کہتے ہیں کہ "حضرت عیسیٰ کی یہ آمد بحیثیت نبی نہ ہوگی"۔ تو قرآن مجید میں لفظی و معنوی تحریف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کسی برگزیدہ نبی کو اس کی زندگی میں منصب نبوت سے مسلوب و معزول قرار دینے کی جسارت کرنا عامر عثمانی جیسے دانشوروں کا ہی کام ہو سکتا ہے! کیا اسی کا نام قرآن دانی و قرآن فہمی ہے۔ اور پھر یہ طنزیہ کلام "احمدیوں کے بارہ" دیتے ہیں۔ دھوکا یہ بازیگر کھلا" باعث شرم نہیں!!

۲۔ قرآن مجید سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح کی بعثت "بنی اسرائیل" کے لئے ہوئی اور وہ بنی اسرائیل کے لئے نبی اور رسول ہیں۔ یہ بنی اسرائیل تو اب بھی موجود ہیں اور قیامت تک موجود رہیں گے۔ اور بزعم عامر عثمانی "ہر اہل کتاب حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے اُن پر ایمان لے آئے گا۔"
(تجلی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۰)

اب سوال تو یہ ہے کہ جب مسیح قیامت سے قبل دوبارہ دنیا میں نازل ہوں گے۔ تو کیا وہ اہل کتاب کو اپنی "نبوت و رسالت" کی طرف دعوت نہ دیں گے۔ اور اس دَور کے اہل کتاب ان کو "مسلوب النبوۃ نبی" یا "سابق نبی" سمجھ کر ایمان لائیں گے۔ یا اُن کی نبوت کی حیثیت کو برقرار سمجھتے ہوئے اُن پر بحیثیت نبی ایمان لائیں گے۔؟

۳۔ اور اگر وہ دوبارہ آمد کے وقت "نبی کی حیثیت" سے نہیں آئیں گے۔ تو کیا اس وقت قرآن مجید کی یہ آیات "رسولًا الیٰ بنی اسرائیل"۔ "یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم" "وجعلنی نبیا و جعلنی مبارکًا اینما کنت" منسوخ ہو جائیں گی۔؟

۴۔ چونکہ بزعم عامر عثمانی حضرت مسیح آمد ثانی کے وقت "رسول اللہ کی اُمت ہی کے ایک فرد کی حیثیت سے رسالت محمدی کے تابع رہ کر بعض کام انجام دیں۔"
(تجلی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۸)

حضرت مسیح بھی قرآن مجید کی تلاوت کریں گے۔ تو کیا وہ مندرجہ بالا آیات جن میں اُن کے "منصب نبوت و رسالت" کو بیان کیا گیا ہے یہ سمجھ کر پڑھا کریں گے کہ میں اب مسلوب النبوت ہوں۔ اور اب میری حیثیت نبی کی نہیں رہی۔ اس لئے اے بنی اسرائیل۔ پہلے تو میں تمہاری طرف نبی تھا۔ اب چونکہ میں آنحضرت صلعم کی اُمت میں شامل ہو گیا ہوں۔ اس لئے اس برکت سے میری نبوت و رسالت مجھ سے چھین گئی ہے۔ اب موجودہ حیثیت میں تم مجھ کو نبی مت قرار دو ہاں البتہ میرے سابق نبی یا مسلوب النبوہ نبی ہونے پر بے شک ایمان لاؤ!! ۔

لِوَیْلِہ عامر عثمانی صاحب! محض احمدیت سے بغض و عناد کی وجہ سے قرآن مجید میں تحریف نہ کرو۔ اور خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی حضرت مسیح سے (جن کو آپ کے زعم کے مطابق دو ہزار برس سے خدا تعالیٰ نے ایک اہم امر کے لئے سنبھال کر رکھا ہے۔) اُن کی نبوت و رسالت مت چھینو!!

## حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت اور احادیث نبویہ

صحیح مسلم شریف میں آنے والے مسیح کو النواس بن سمعان کی روایت میں چار مرتبہ تکرار کے ساتھ "نبی اللہ" قرار دیا ہے۔ اور اُن پر وحی نازل ہونے کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

وَیُحْصَرُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ ....

.... فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ ....

.... ثُمَّ یَھْبِطُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ ....

.... فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ ۔

(صحیح مسلم باب خروج الدجال جلد ۲)

یعنی جب مسیح موعود یاجوج ماجوج کے زور کے زمانہ میں آئیگا۔ تو عیسیٰ نبی اللہ اور اُس کے اصحاب دشمن کے نرغہ میں محصور ہو جائیں۔ .... تو پھر مسیح نبی اللہ اور اُس کے ساتھی خدا تعالیٰ کے حضور رجوع کریں گے۔ .... پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے اصحاب ایک خاص جگہ اُتریں گے۔ .... پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے اصحاب خدا تعالیٰ کے حضور تضرع کے ساتھ رجوع کریں گے۔

اب مندرجہ بالا حدیث میں چار مرتبہ تکرار سے آنحضرت صلعم نے مسیح موعود کو "نبی اللہ" قرار دیا ہے تو عامر عثمانی صاحب کو کیا حق ہے۔ کہ وہ یہ خیال پیش کریں۔

"احادیث کی رُو سے حضرت عیسیٰ کی یہ آمد بحیثیت نبی نہ ہوگی" (تجلی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۲) کیا اُن کی یہ جسارت احادیث نبوی صلعم میں تحریف کی روشن مثال نہیں؟۔

## حضرت مسیح کی نبوت اور بزرگان سلف

بزرگان سلف نے بھی اپنے اسی عقیدہ کا اظہار کیا ہے۔ کہ مسیح موعود اپنی آمد ثانی کے وقت بحیثیت "نبی" آئیں گے۔ چنانچہ

۱۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں۔ "عیسیٰ علیہ السلام ینزل فینا حکمًا من غیر تشریع وھو نبی بلا شک۔"
(فتوحات مکیہ جلد اوّل صفحہ ۵۷۰)

یعنی حضرت عیسیٰ ہم میں حَکَم کی حیثیت سے بغیر شریعت کے [illegible] نبی ہوں گے۔ اور وہ بلاشک نبی ہوں گے۔

۲۔ جناب نواب صدیق حسن خاں صاحب آف بھوپال حضرت مسیح کی آمد ثانی کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

۱۔ فَھُوَ علیہ السلام وان کان خلیفۃً فی الامۃ المحمدیۃ فھو رسول و نبی کریم علیٰ حالہ۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۶)

کہ اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام اس اُمت محمدیہ میں خلیفہ ہوں گے۔ مگر وہ اپنے پہلے حال پر نبی اور رسول بھی ہوں گے۔

ب۔ نیز علامہ جلال الدین السیوطی کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر فرمایا۔

من قال بسلب نبوتہ کفر حقًا کما صرح بہ السیوطی۔ فانہ نبی لا یذھب عنہ وصف النبوۃ فی حیاتہ ولا بعد وفاتہ۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱)

کہ جو شخص یہ کہے۔ کہ مسیح (اپنی آمد ثانی کے وقت) نبوت سے مسلوب ہو کر آئیں گے۔ (اور بحیثیت نبی نہ آئیں گے) وہ کھلا کافر ہے۔ جیسا کہ امام سیوطی نے تصریح کی ہے۔ حضرت مسیح بہر حال نبی ہیں۔ وصف نبوت اُن سے نہ زندگی میں الگ ہو سکتا ہے اور نہ اُن کی وفات کے بعد۔

اب عامر عثمانی صاحب علامہ سیوطی کے فتویٰ تکفیر کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت مسیح کی حیثیت نہیں بلکہ اپنی حیثیت کو متعین کریں تو مناسب ہوگا۔

## مسیح موعود علیہ السلام پر وحی نازل ہوگی۔

مسیح موعود کے بارہ میں عامر عثمانی کا یہ دعویٰ کرنا "نہ وہ صاحب وحی ہوں گے" بھی محل نظر ہے۔ جب ہم اس مسئلہ پر اپنے عقل و فکر سے کام لے کر غور کرتے ہیں۔ تو مندرجہ ذیل امور سامنے آتے ہیں کہ:۔

اوّل:۔ حضرت مسیح تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً ۶۰۰ سال قبل نبی ہوئے۔ وہ تورات و انجیل کی تعلیم دیتے تھے۔ اب جب کہ وہ رسالت محمدیہ کے تابع ہو کر آئیں گے۔ تو کیا وہ از خود رسالت محمدیہ کے تابع ہو جائیں گے۔ یا اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی اُن کو فرمائیگا۔ کہ میں نے تیری نبوت و رسالت کو چھین لیا ہے۔ اور اب تجھے محمد رسول اللہ صلعم کا تابع بنا دیا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر دیکھئے)

قسط نمبر ۲

# نتیجہ دینی امتحان لجنات اماء اللہ بھارت ۱۹۷۵ء

گذشتہ اشاعت میں لجنہ اماء اللہ قادیان کا نتیجہ شائع ہو چکا ہے۔ بیرون لجنات اماء اللہ کا نتیجہ درج ذیل ہے۔

معیار لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

## لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ زوجہ سیٹھ رشید احمد صاحب مرحوم | ۸۲ |
| ۲ | محترمہ امۃ الحمید بنت سید منظور احمد صاحب سوم | ۸۹ |
| ۱ | محترمہ طاہرہ بیگم اہلیہ بشیر الحق صاحب | ۶۶ |
| ۴ | " امۃ القیوم اہلیہ سید مشتاق احمد سوم | ۸۹ |
| ۵ | " رضیہ بیگم " منظور احمد صاحب | ۸۳ |
| ۶ | " عشرت بانو " مسعود احمد صاحب | ۴۱ |
| ۷ | " امۃ الحمید بنت منظور احمد صاحب | ۵۴ |
| ۸ | " کبریٰ بیگم اہلیہ عبد الرحیم صاحب بدر | ۳۶ |
| ۹ | " امۃ العزیز بنت عبد الحق صاحب فضل مبلغ | ۸۲ |
| ۱۰ | " حمیدہ بیگم " اکبر حسین صاحب | ۶۸ |
| ۱۱ | " سلیم بیگم " احمد حسین " | ۶۹ |
| ۱۲ | " زبیدہ بیگم " اکبر حسین " | ۶۰ |
| ۱۳ | " امۃ البصیر " سید رشید احمد صاحب | ۷۴ |
| ۱۴ | " امۃ النصیر صلاح الدین صاحب | ۶۵ |
| ۱۵ | " حمیدہ بیگم اہلیہ رشید احمد صاحب | ۸۳ |
| ۱۶ | " محبوبہ بیگم بنت میر احمد صادق صاحب | ۶۲ |
| ۱۷ | " رضیہ بیگم " شمس الدین " | ۹۴ |
| ۱۸ | " مبارکہ بیگم اہلیہ عبد العزیز خان صاحب | ۹۰ |
| ۱۹ | " امۃ النصیر بشریٰ بنت عبد الحق صاحب مبلغ | ۹۹ |
| ۲۰ | " نصرت پروین " محمد صادق صاحب | ۵۸ |
| ۲۱ | " شوکت پروین " منصور احمد صاحب | ۴۴ |
| ۲۲ | " امۃ الباری بنت سید منظور احمد صاحب اوّل | ۹۹ |

## سکندرآباد

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محترمہ حمیدہ بانو صاحبہ | ۵۹ |
| ۲ | " نصرت جہاں صاحبہ | ۵۱ |
| ۳ | " فرحت الہ دین صاحبہ | ۸۷ |

## چنتہ کنٹہ

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ سوم | ۸۹ |
| ۲ | " نور جہاں بیگم صاحبہ | ۸۱ |
| ۳ | " امۃ اللہ سبحانی صاحبہ | ۹۷ |
| ۴ | " بدر النساء بیگم | ۵۹ |

## رانچی

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محترمہ حامدہ سجاد صاحبہ | ۵۱ |
| ۲ | " روبینہ احمد " | ۵۸ |
| ۳ | " الماس احمد صاحبہ | ۴۶ |
| ۴ | " سیما احمد " | ۴۹ |

| | | |
|---|---|---|
| ۵ | محترمہ بشیرہ احمد صاحبہ | ۵۲ |

## ارکھ پٹنہ

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ | ۸۷ |
| ۲ | " صغریٰ بی بی " | ۹۰ |
| ۳ | " ذاکرہ بیگم " | ۹۰ |

## شاہجہانپور

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محترمہ مبارکہ مریم صاحبہ | ۹۹ |
| ۲ | " افروز جہاں " | ۹۸ |
| ۳ | " امۃ الباری " | ۷۷ |

## تالبرکوٹ

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ | ۸۸ |
| ۲ | " حافظ خاتون " | ۹۵ |
| ۳ | " سارہ بیگم " | ۷۰ |
| ۴ | " زکیہ بیگم " | ۴۱ |
| ۵ | " رشیدہ بیگم " عرف نانڈری | ۴۰ |
| ۶ | " رشیدہ بیگم " | ۴۰ |
| ۷ | " سعیدہ بیگم " | ۹۲ |
| ۸ | " بدر النساء " | ۸۵ |
| ۹ | " رحمت النساء " | ۸۳ |

## سونگڑہ

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محترمہ خورشید بیگم صاحبہ چہارم | ۸۸½ |
| ۲ | " ساجدہ بیگم " | ۷۹ |

## بھدرواہ

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محترمہ بشریٰ بانو صاحبہ | ۷۵ |

## برہ پورہ (بھاگلپور)

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محترمہ طلعت جہاں صاحبہ | ۷۳ |
| ۲ | " زیبا ناز " | ۵۹ |
| ۳ | " شمیمہ بیگم " | ۳۸ |

## بنگلور

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محترمہ نعیمہ شمیم صاحبہ | ۸۴ |
| ۲ | " سلیم خاتون " | ۷۹ |
| ۳ | " سلیمہ بیگم " | ۹۹ |
| ۴ | " زرینہ بیگم " | ۸۷ |
| ۵ | " ناصرہ رضوانہ " | ۹۹ |

| | | |
|---|---|---|
| ۶ | محترمہ نفیسہ بیگم صاحبہ | ۶۹ |

## یادگیر

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ | ۳۶ |
| ۲ | " رضیہ سلطانہ " | ۳۶ |
| ۳ | " امۃ الباسط نفیس " | ۳۶ |
| ۴ | " رحیم النساء " | ۳۳ |
| ۵ | " بشریٰ سلطانہ " | ۳۸ |
| ۶ | " شاہدہ طیبہ " | ۳۹ |
| ۷ | " سارہ خاتون " | ۳۶ |

## غنچہ پارہ

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ | ۹۵ |
| ۲ | " عائشہ بی بی " | ۸۲ |
| ۳ | " ذکرا بی بی " | ۸۶ |
| ۴ | " رقیہ بیگم " | ۸۹ |
| ۵ | " ناصرہ بیگم " | ۸۶ |
| ۶ | " ذکیہ بیگم " | ۷۹ |
| ۷ | " بیت القدس بیگم " | ۸۵ |
| ۸ | " صغیرہ بیگم " | ۹۳ |
| ۹ | " پیارا بی بی " | ۸۲ |
| ۱۰ | " ظہیرہ بیگم " | ۷۰ |
| ۱۱ | " خدیجہ بی بی " | ۸۸ |
| ۱۲ | " قمر النساء بی بی " | ۸۶ |

## کیرنگ

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محترمہ صدیقہ بیگم " | ۴۰ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲ | محترمہ امۃ النصیر صاحبہ | ۳۴ |
| ۳ | " ناہیدہ بیگم " | ۸۸ |
| ۴ | " ام طیبہ بیگم " | ۴۹ |
| ۵ | " امۃ الودود بیگم " | ۳۴ |
| ۶ | " آسیہ بیگم " | ۳۳ |
| ۷ | " شہناز " | ۳۴ |
| ۸ | " نعیمہ بیگم " | ۵۹ |
| ۹ | " منصورہ " | ۵۰ |
| ۱۰ | " سائرہ " | ۳۴ |
| ۱۱ | " لطیفہ بی بی " | ۳۳ |
| ۱۲ | " بشیرا بی بی " | ۳۳ |
| ۱۳ | " زبیدہ بی بی " | ۵۰ |
| ۱۴ | " ہیرا بی بی " | ۴۸ |
| ۱۵ | " عشرت النساء " | ۴۵ |
| ۱۶ | " رقیہ بیگم صاحبہ | ۳۹ |
| ۱۷ | " رابعہ بصری " | ۴۴ |
| ۱۸ | " رابعہ بصری اہلیہ کمال الدین صاحب | ۳۳ |
| ۱۹ | " امۃ الرشید " | ۳۳ |
| ۲۰ | " نصرت جہاں " | ۳۹ |
| ۲۱ | " جمیلہ بیگم صاحبہ | ۴۴ |
| ۲۲ | " نعیمہ " | ۳۵ |
| ۲۳ | " امۃ الحی " | ۳۹ |
| ۲۴ | " امۃ الرشید " | ۴۰ |
| ۲۵ | " امۃ الودود بیگم " | ۳۶ |
| ۲۶ | " فرحت بیگم " | ۴۲ |
| ۲۷ | " کوثر بیگم صاحبہ بیلیہ شجاع الدین صاحب | ۳۵ |

## دعائے مغفرت

برادرم محترم عبد الشکور صاحب آف جے پور کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کی اہلیہ اچانک مورخہ ۳۰ کو دل کا دورہ پڑ جانے سے ان کو فوراً ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ وہاں دو دن بے ہوشی طاری رہی اور مورخہ کو حالت سنبھلی مگر نتیجہ اس جہان فانی سے رخصت ہو کر اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس پہنچ گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی تھیں تاہم بڑی ہمت کے ساتھ چلتی پھرتی تھیں۔ نیک سیرت خاتون تھیں۔ اسلامی شعار اور صوم و صلوٰۃ کی پوری پابند تھیں۔ ان کے چھ بچے ہیں چار لڑکے اور دو لڑکیاں۔ سوائے ایک لڑکی کے باقی تمام بچوں کی شادی اپنی زندگی میں کر چکی تھیں اور اس بچی کی شادی کی بہت کوشاں تھیں کہ اس کی شادی بھی میری زندگی میں ہو جائے۔ پر خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا۔

تمام احباب سے گذارش ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو اس عظیم صدمہ کی برداشت کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

خاکسار: خلیل الرحمان کلرک نظارت علیا قادیان

## تصحیح

اخبار بدر مجریہ ۲۲ اپریل ۷۵ء میں صفحہ ۲ پر نتیجہ دینی امتحان لجنات اماء اللہ میں نمبر شمار ۱۴ رفعت النساء کے نمبر غلطی سے ۸۶ اور نمبر شمار ۱۴ فرحت سلطانہ اہلیہ مولوی جاوید اقبال صاحب کے ۷۰ شائع ہو گئے ہیں۔ صحیح نمبر رفعت النساء کے ۷۰ اور فرحت سلطانہ اہلیہ مولوی جاوید اقبال صاحب کے ۸۶ ہیں۔

(ایڈیٹر بدر)

# مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

## جماعت احمدیہ شموگہ

شموگہ میں مورخہ ۲۳ مارچ بروز اتوار بعد نماز عشاء احمدیہ مسجد میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز مکرم مسعود احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور عزیزہ چاند پاشا کی نظم سے ہوا۔

بعدہٗ خاکسار نے اس جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آج ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کی بعثت کے سلسلہ میں جلسہ منا رہے ہیں۔ آج کے روز یعنی ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لی تھی۔ اسی یاد کو تازہ کرنے کے لئے ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔

اس کے بعد مکرم سید جعفر صادق صاحب نے "مسیح موعود کا ثبوت قرآن کریم سے" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی ہی تحریرات سے پیش کیا۔

دوسری تقریر مکرم خضر محمود صاحب نے "وفات مسیح" پر کی۔ آپ نے قرآن کریم، حدیث شریف اور اقوال بزرگان سے مسیح کی وفات کو ثابت کیا۔ اور بتایا کہ مسیح موعود اُمت محمدیہ سے ہی پیدا ہوگا۔

اس جلسہ کی آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے حضرت امام مہدی کے نشانات اور علامات" بتاتے ہوئے [illegible] روشنی ڈالی کہ جب نشانات اور علامات پورے ہو چکے ہیں۔ تو وہ عظیم الشان انسان بھی قادیان کی بستی میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے رنگ میں ظاہر ہو چکا ہے۔ اور آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔

دعا کے بعد گیارہ بجے رات یہ بابرکت جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار رفیق احمد مبلغ جماعت احمدیہ شموگہ

## جماعت احمدیہ بھٹیشور

مرکزی ہدایت کے پیش نظر مورخہ ۲۳ مارچ ۷۵ء بروز اتوار بوقت سہ پہر زیر صدارت مکرم مولوی سید عبید السلام صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ بھٹیشور جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ مکرم سید نصیر احمد صاحب نے تلاوت کلام پاک اور عزیزم مکرم سید نیر احمد صاحب نے نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ سب سے پہلے مکرم عبد القدیر خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے ایک مضمون بزبان انگریزی زیر عنوان "صداقت مسیح موعود اور مخالفین کے اعتراضات" پڑھ کر سنایا۔

دوسری تقریر مکرم سید نصیر احمد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ نے زیر عنوان "صداقت مسیح موعود علیہ السلام" کی۔

تیسری تقریر مکرم عزیزم سید تنویر احمد صاحب نے زبان اڑیہ بعنوان "موعود اقوام عالم" کی جو کہ ایک ہندو ساتھی کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی۔ جس میں عزیزم موصوف نے ہندو۔ نیز دیگر مذاہب کی کتابوں میں پیشگوئیوں کا ذکر کر کے حضرت کلنکی اوتار پر ایمان لانے کی ترغیب دلائی۔

اس اجلاس کی چوتھی تقریر جو کہ آخری تقریر تھی۔ محترم صدر صاحب مولوی سید عبید السلام صاحب کی زیر عنوان "کاسر صلیب علیہ السلام اور آپ کے عظیم الشان کارنامے" پر تھی۔ جس میں صاحب صدر نے اسلام کی زبوں حالی قبل از مسیح موعود اور مخالفین اسلام کے اسلام پر پے در پے حملوں وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعثت دعوی براہین احمدیہ کی تصنیف۔ اور آپ کی چیدہ چیدہ پیشگوئیوں کا مفصل ذکر کیا۔

بعد ازاں ایک ہندو دوست مسٹر برانچندر پٹنایک نے احمدیت کی صداقت اپنے مذہب سے ثابت کی کہ اگر موجودہ وقت میں مذہب کو چھوڑ دیا جائے تو تمام بنی نوع انسان ایک بھیانک تباہی کے گڑھے میں جا پہنچیں گے وغیرہ وغیرہ۔

بعد ازاں موصوف نے بعض سوالات کئے جن کا جواب مکرم مولوی سید عبید السلام صاحب اور مکرم سید تنویر احمد صاحب نے دے کر ان کے شکوک دور کئے موصوف کو لٹریچر پیش کیا گیا جس کو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ حاضرین کی چائے اور ناشتہ سے تواضع کی گئی اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

دعا فرمائیں اللہ تعالے بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین!

خاکسار: سید محمد سرور
سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھٹیشور

## لجنہ اماء اللہ ساگر

مورخہ ۲۳/۳/۷۵ کو لجنہ اماء اللہ ساگر نے جلسہ یوم مسیح موعود منایا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر خاکسار نے بعنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئیاں" کی بعد ازاں محترمہ دلشاد بیگم صاحبہ نے تقریر کی عنوان تھا "مسیح مہدی کا ظہور" آخری تقریر محترمہ مریم بی صاحبہ نے "حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی بعثت اور عالم اسلام" کے عنوان سے کی اس طرح دعا کے بعد جلسہ بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا

خاکسارہ: فہیم النساء صدر لجنہ اماء اللہ ساگر

## لجنہ اماء اللہ سکندر آباد

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد نے جلسہ یوم مسیح موعود احسن رنگ میں منایا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ جاری ہوا۔ پہلی تقریر محترمہ فرحت الدین نے کی۔ اس کے بعد عطیہ سلطانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں محترمہ ملکہ سلطانہ صاحبہ نے "اسلام ایک زندہ مذہب ہے" کے عنوان سے تقریر کی آخری تقریر خاکسارہ کی تھی عنوان تھا۔ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد" صدر صاحبہ کی دُعا کرانے کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ خاکسارہ

فاطمہ بائی فاضل الدین نائب صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد

# جماعت احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت (بقیہ صفحہ ۲)

وسرور حاصل ہوتا ہے۔ جسے دنیا سمجھ ہی نہیں سکتی۔ بعینہٖ یہی کیفیت ہمارے دوستوں کی گذشتہ ایام میں رہی ہے۔

(۳) ہمارے ملک کی ننانوے فیصد آبادی شرفاء پر مشتمل ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کی شرافت گونگی ہو جائے لہٰذا میں نے سخت دکھوں کے زمانہ میں بھی احباب کو اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق یہ تاکید کی کہ وہ کبھی اپنے مخالفین کے لئے بھی بد دُعا نہ کریں بلکہ ہمیشہ یہی دُعا کریں کہ خدا تعالے انہیں عقل دے اور ان کی ہدایت کے سامان پیدا کرے چنانچہ مجھے خوشی ہے کہ احباب نے اس پر بھی عمل کیا۔ اور کسی مرحلہ پر بھی صبر ورضا کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اور کوئی ایسا فعل ان سے سرزد نہیں ہوا جو ملک کے مفاد کے خلاف ہو۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ابھی تین صدیاں پوری نہیں ہونگی کہ اسلام دنیا میں غالب آجائے گا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں پہلی صدی تیاری کی ہے اور دوسری صدی غلبۂ اسلام کی ہے جو کہ اب ہمارے سامنے ہے۔ ایسے وقت میں کمزوری دکھلانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ ہماری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ اگر ہم خدا اور اس کے رسول کی طرف سے عائد شدہ ذمہ داریوں کو پہلے کی طرح ادا کرتے رہیں گے۔ قربانیوں میں پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ تو انشاء اللہ اسلام ضرور دنیا پر غالب آئے گا۔ اور وہ مقصد پورا ہو کر رہے گا۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت کو قائم کیا ہے۔ جب تک یہ مقصد پورا نہیں ہوتا ہر احمدی کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ قربانیاں پیش کرتا چلا جائے گا۔ **خُدا تعالےٰ کی اُنگلی اگلی صدی کی طرف اشارہ** کر رہی ہے جہاں پکے ہوئے پھلوں سے لدی ہوئی ٹہنیاں آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔ سو بشاشت کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جاؤ یہاں تک کہ ساری دنیا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے آمین۔

اس ولولہ انگیز خطاب کے بعد حضور نے فرمایا:-

آؤ اب ہم دُعا کریں کہ اللہ تعالے آپ سب کو اس مخلصانہ مجلس کی تمام برکات سے حصّہ دے۔ بلکہ آپ کو اس کی برکات ساری جماعت میں پھیلانے کی توفیق دے اور آپ سب کی جھولیوں کو اپنی برکات سے بھر دے۔ ایمان کے سب تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق دے ہر اندھیرے کو اُجالے سے بدل دے اور اگر کوئی تقدیر مبرم ہو تو پھر صبر دے اور عزم دے اور پکا مومن بنا دے آمین۔

اس کے بعد حضور نے اختتامی دُعا کرائی جو کہ غیر معمولی طور پر بہت سوز وگداز اور رقت سے معمور تھی۔ اس اجتماعی دُعا کے ساتھ ایک بجے دوپہر جماعت احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت نہایت خیر وبرکت اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

# احمدیہ مسلم مشن سیرالیون میں سہ روزہ کانفرنس

بقیہ صفحہ اوّل

کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو بھاری جانی ومالی نقصان پہنچا ہے۔ مقررین حضرات نے احمدیوں کے اپنے دین اور ایمان کے بارہ میں ثابت قدمی صبر اور قربانیوں کے ایمان افروز واقعات سنائے اور بتایا کہ حسب معمول اس مخالفت نے بھی جماعت کی ترقی کے لئے کھاد کا کام دیا ہے اور بفضلہٖ اس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ پاکستان بلکہ دنیا بھر میں پہلے سے مضبوط ہو گئی ہے۔

ازاں بعد الحاج سنوسی مصطفیٰ صاحب پریذیڈنٹ سیرالیون مسلم کانگرس نے پاکستانی احمدیوں پر ظالمانہ تشدد کے بارہ میں رائے زنی کرتے ہوئے دلداری کے طور پر فرمایا کہ سیرالیون کا آئین حکومت جماعت احمدیہ کو اپنے مذہبی عبادات اور تبلیغ کے معاملہ میں پوری آزادی سے بلا خوف عمل کرنے کی ضمانت پیش کرتا ہے۔ موصوف نے بار بار فرمایا کہ ان کی نزدیک جماعت احمدیہ جس رنگ میں اسلام کو پیش کرتی ہے۔ اور اس پر عمل کرتی ہے اس میں اسلام کے بنیادی اصولوں سے کوئی انحراف نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ بھی اسی طرح قرآن اور ارکان اسلام کی پیروی کرتی ہے۔ آں محترم نے بتایا کہ جماعت احمدیہ پر محض حسد کی وجہ سے تشدد اختیار کیا گیا ہے۔ آپ نے احمدیہ مسلم مشن کی ملکی تعلیمی اور دافع امراض طبی خدمات کی تعریف کی الحاج مصطفیٰ صاحب نے خاص طور پر پسماندہ طبقۂ نسواں کی تعلیمی اہمیت کو واضح کیا۔ اور مسلم لڑکیوں کی تعلیم کے بارہ میں احمدیہ مسلم مشن کی تعلیمی خدمات پر اظہار خوشنودی فرمایا۔

مسٹر کاندہ بوریہ (Kandeh Bureh) نے بھی آخری اجلاس میں خطاب فرمایا جس میں موصوف نے جماعت کے بارہ میں مشاہدات اور تجربہ کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ احمدی خدا ترس۔ ملکی قانون کا احترام کرنے والے امن پسند اتحاد پسند اور بلند کردار لوگ ہیں۔ احمدیہ مسلم مشن کی تعلیمی اور طبی خدمات کے اعتراف کے اعتبار سے موصوف بھی پیشرو مقررین سے ہم آہنگ تھے۔

جناب پی۔ سی۔ این۔ کے گامنگا نیشنل پریذیڈنٹ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی اور بتایا کہ اس سکیم میں مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم، تعمیر مساجد پرنٹنگ کی جدید سہولتیں مہیا کرنا۔ سکولوں کالجوں کی تعمیر، تبلیغ اسلام کے لئے براڈ کاسٹنگ سسٹم کا اجراء وغیرہ کام شامل ہیں۔ پریذیڈنٹ موصوف نے ممبران کو اس فنڈ میں باقاعدگی سے حصہ لیتے رہنے کی تلقین فرمائی۔

محترم محمد اسماعیل صاحب منیر امیر جماعت نے اپنے اختتامی خطاب میں محترم الحاج نذیر احمد علی صاحب مرحوم رئیس التبلیغ سیرالیون اور مرحوم کے شاگردوں کے اہم نیک کارناموں اور قربانیوں کا ذکر کیا۔ اور جماعت کے ممبران کو اپنے اندر وہی قربانی کی روح پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی۔

محترم امیر صاحب نے احمدیہ مسلم مشن کے تعلیمی ادارہ اور شفا خانہ کی کارگذاری پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ نیز علاقی سطح پر زراعتی فارموں کے تجربہ کے بارہ میں عظیم کامیابی حاصل ہونے کا یقین ظاہر کیا۔ آں موصوف نے سیرالیون گورنمنٹ کے تعاون کی تعریف کی اور امداد بہم پہنچانے کا شکریہ ادا کیا۔

نماز باجماعت بشمول نماز تہجد۔ تلاوت قرآن پاک۔ اسلامی نغول کو خوش الحانی سے پڑھنا۔ سوال وجواب نمائشیں بچوں کا تقریری پروگرام۔ فلم شو۔ والی بال فٹ بال میچز وغیرہ اس کانفرنس کے اہم پروگرام تھے۔ جو بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوئے۔

ملک کے اطراف واکناف سے لوگ اجتماع میں شامل ہوئے جن کی آمد سے گذشتہ سال کے مقابلہ میں حاضری دو چند سے بھی زیادہ تھی۔ "مستقبل کے لیڈران" طلبہ (لڑکیوں اور لڑکوں) نے اپنے عجیب وغریب پروگراموں کو پیش کرنے میں گہری دلچسپی سے حصہ لیا۔

## جلسۂ خواتین

الحاجہ دین صاحبہ کی صدارت میں خواتین کے دو جداگانہ اجلاس ہوئے خواتین نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے مصلح" "احمدی خواتین کی ذمہ داریاں" اور "مسلم خواتین کے سنہری کارنامے" وغیرہ عناوین پر تقاریر کیں۔ خواتین نے ٹومبوڈو (Tombodu) احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے جاری کردہ لڑکیوں کے پہلے سکول کے لئے بورڈنگ تعمیر کرنے کا چیلنج قبول کیا۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنی برکتوں سے نوازے آمین۔ اس کانفرنس کے شروع ہونے سے قبل اور اس کے اختتام کے بعد تک ریڈیو اور لوکل اخبارات نے کانفرنس کی پبلسٹی اور تشہیر کے سلسلہ میں بھرپور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین

# تحریک احمدیت خالص اسلامی تحریک ہے

(بقیہ صفحہ ۵)

وسلم کی ہمسری یا آپ سے برتری کا دعویٰ کیا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان تحریرات اور دستاویزات سے ثابت ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے پیش کردہ عقائد وتعلیمات عین اسلام ہیں۔ لیکن اس کے باوجود عامر عثمانی صاحب کے ایک اداریہ کی ابتداء ان الفاظ میں ہوتی ہے:۔

"قادیانی فرقہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ نہیں بلکہ کافر گروہوں میں سے ایک گروہ ہے:"

(تجلی دیوبند ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء)

اسی سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مدیر تجلی نے اپنے موہوم اور متعصبانہ نظریہ کی بنیاد پر جو عمارت تعمیر کی ہے۔ وہ کس قدر غیر پائیدار اور غیر حقیقی ہوگی۔ سچ ہے ؎

خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

ہم انشاء اللہ اپنے اس مقالہ میں جناب مدیر تجلی جناب علی میاں صاحب ندوی اور جناب مودودی صاحب کے پیش کردہ وساوس وشبہات کا ازالہ پیش کریں گے ہم تو صرف اس بات پر حیران ہیں کہ جناب عامر عثمانی صاحب وغیرہ اس قسم مولانا صاحبان کس بنا پر اپنے بارہ میں خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ وہ خود مسلمان ہی نہیں بلکہ اسلام کے واحد اجارہ دار ہیں۔ اور کسی شخص یا کسی جماعت کو اسلام میں داخل کرنے یا خارج کرنے کی اتھارٹی ان کو مل گئی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ان مکفر علماء کو دنیا میں خدمت دین اور اشاعت اسلام کی کوئی بامقصد اور نتیجہ خیز توفیق تو نہیں مل رہی۔ کیونکہ اس کے لئے جسمانی اور مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ ہاں ایک محبوب مشغلہ ہاتھ آگیا ہے کہ خادمان اسلام کو صرف جنبش قلم یا حرکت زبان سے اسلام سے خارج کیا جائے تاکہ "مجاہدین ملت" کا لقب حاصل کر سکیں۔ تکفیر کے اسی محبوب مشغلہ کو سامنے رکھ کر مولانا شبلی مرحوم نے ایسے ہی علماء کے بارہ میں کیا خوب فرمایا ہے:

؎ کرتے ہیں شب و روز مسلمانوں کی تکفیر
بیٹھے ہوئے کچھ ہم بھی تو بیکار نہیں

**ضروری تصحیح:۔** گذشتہ اشاعت میں صفحہ پر "شاہ فیصل کا افسوسناک قتل" کے زیر عنوان ایڈیٹوریل نوٹ میں بعض تاریخوں کا سہو کتابت سے غلط اندراج ہوگیا ہے۔ چنانچہ

(۱) پہلی سطر کا آغاز۔ "گذشتہ منگل کے روز مورخہ ۲۵ مارچ ریاض ریڈیو نے" چاہیئے۔

(۲) سطر ۔۔۔ میں ۲۷ مارچ کی بجائے ۲۶ مارچ ہونا چاہیئے۔

احباب اس کے مطابق تصحیح کرلیں۔ (ایڈیٹر بدر)

# دانشور کون ہے؟ (بقیہ صفحہ ۸)

جاری رسالت محمدیہ کے تابع ہو کر کام کرد اگر اللہ تعالیٰ ان کو یہ ارشاد فرمائے گا۔ تو کیا اس ارشاد خداوندی کا نام وحی ہوگا یا کچھ اور؟

دوم: پھر وہ رسالت محمدیہ کے تابع رہ کر کام کرنے کے لئے قرآن مجید کی تعلیم کہاں سے حاصل کریں گے؟ کیونکہ وہ تو ان کے زمانہ نبوت سے ۶۰۰ سال بعد آنحضرت صلعم پر نازل ہوا۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کو قرآن مجید خود سکھائے گا۔ یا ان کے دل و دماغ پر اس کا القاء کرے گا تو کیا اس تعلیم الہٰی اور القاء ربانی کا نام وحی ہوگا یا نہیں؟

سوم: پھر مسیح موعود کے ذمہ دجال اور یاجوج ماجوج سے مقابلہ اور مقاتلہ کا اہم کام از خود ہو جائے گا۔ یا خدا تعالیٰ ان کے ذمہ یہ فریضہ عائد کرے گا اور فرمائے گا کہ اب تم جاؤ اور اس دجال دیا جوج ماجوج کے فتنے کو فرد کرو اگر خدا تعالیٰ اس فتنہ کے استیصال کا اہم کام ان کے سپرد کرے گا۔ اور اس کے دور کرنے کے لئے مناسب ہدایات بھی دے گا تو کیا ان ہدایات ربانیہ کا نام وحی ہے یا نہیں اور مسیح صاحب وحی ہوں گے یا نہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مسیح موعود پر وحی ہوگی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں جہاں مسیح موعود اور یاجوج ماجوج کا ذکر ہے۔ اسی حدیث میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔

اذ اوحی اللہ الیٰ عیسیٰ انی قد اخرجت عبادًا لی لایدان لاحدٍ لقتالھم

(مسلم جلد ۲ باب خروج الدجال)

خدا تعالیٰ نے عیسیٰ موعود کو وحی کرے گا کہ میں نے کچھ بندے (یعنی یاجوج و ماجوج) نکالے ہیں جن سے کسی کو لڑنے کی طاقت نہیں

اب غور طلب بات ہے کہ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود پر وحی نازل ہوگی مگر عامر عثمانی صاحب ازراہ تحکم یہ منوانا چاہتے ہیں کہ وہ صاحب وحی نہ ہوں گے!!

العجب ثم العجب

قارئین کرام! صحیح مسلم کی متذکرہ بالا حدیث کے مطابق مسیح پر بعد دنی نازل ہونے کا عقیدہ علماء اُمت کو بھی مسلم ہے۔ چنانچہ علامہ آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں بحوالہ ابن حجر الہیثمی لکھتے ہیں

(ا) لنعم یوحی الیہ علیہ السلام وحی حقیقی کما فی حدیث مسلم (تفسیر روح المعانی جلد ۷ صفحہ ۶۵)

یعنی ہاں عیسیٰ علیہ السلام پر بعد از نزول وحی حقیقی نازل ہوگی۔ جیسا کہ مسلم کی حدیث میں آیا ہے۔

(ب) نیز لکھا:۔

"حدیث لا وحی بعد موتی باطل وما اشتھران جبریل لاینزل الی الارض بعد موت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھولا اصل لہ" (روح المعانی جلد ۷ صفحہ ۶۵)

یعنی حدیث لا وحی بعد موتی بے اصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ جبریل آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد زمین پر نازل نہیں ہوتے یہ بے اصل ہے۔

(ج) اسی طرح نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال لکھتے ہیں:۔

"حدیث لا وحی بعدی بے اصل ہے"
(اقتراب الساعہ صفحہ ۱۶۲)

(مطبوعہ ۱۳۲۲ ھ)

پس مدیر تجلی جناب عامر عثمانی صاحب کی یہ دونوں باتیں کہ مسیح نبی کی حیثیت سے نہیں آئیں گے۔ اور ان پر وحی نازل نہیں ہوگی قرآن مجید، احادیث نبویہ اور اقوال بزرگان سلف کے خلاف ہیں۔ اُمید ہے قارئین کرام ان امور پر غور فرمائیں گے۔

# سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم اے کے خسر باؤ فوجا سنگھ کی وفات

## گذشتہ تین ماہ کے اندر باجوہ صاحب کو دوسرا صدمہ

قادیان ۱۰ اپریل افسوس ہے کہ محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم ایل اے قادیان کے خسر جناب فوجا سنگھ صاحب جو گذشتہ چند ماہ سے بیمار تھے کل مورخہ ۹ اپریل ۱۹۷۵ء قبل دوپہر وفات پا گئے آپ کی وفات کی خبر سن کر سارے قادیان میں رنج و غم کی لہر دوڑ گئی۔ شہر واسی ان کے پریوار کے ساتھ افسوس اور ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے ان کے گھر پہنچنے شروع ہو گئے۔ جماعت احمدیہ کے بھی متعدد افراد مرد اور عورتیں مرحوم کے گھر پر اظہار تعزیت کے لئے گئے۔ اور دوسرے روز انتم سنسکار کی رسم میں بھی شامل ہوئے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اردو، فارسی، پنجابی شعر و شاعری کا شغف رکھتے تھے۔ اور اپنی گفتگو میں قرآن شریف کی آیات اور احادیث شریفہ اور بزرگان کے عربی و فارسی زبان میں اقوال کو بہت صحیح تلفظ میں ادا کرتے تھے۔ اور معانی بھی بیان کر دیا کرتے تھے۔ اچھے خاصے عالم فاضل معلوم ہوتے تھے۔ چونکہ اپنی زندگی کا کافی عرصہ مسلمان پیروں اور فقیروں کی صحبت میں گذارا۔ لہذا ان کو اسلام کی تعلیمات و عقائد سے اچھی واقفیت تھی۔ چنانچہ وہ اپنی گفتگو میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کرامؓ و دیگر بزرگان اسلام کا ذکر بڑے ادب اور احترام سے کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت سے بھی بہت پیار تھا۔ بڑے باذوق ہنس مکھ وجود تھے۔ اور انہی خوبیوں کی وجہ سے اپنی ہر مجلس کو پُر لطف بنا دیا کرتے تھے ساری زندگی فقیرانہ رنگ میں گذاری تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں اپنے سارے پریوار اور دوست احباب کو سوگوار چھوڑ کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو شانتی بخشے۔ اور اُن کے پریوار کا حافظ و ناصر ہو اور اُن کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ محترم باجوہ صاحب کے بڑے بھائی سردار اجیت سنگھ صاحب باجوہ اُن کی غیر حاضری میں مورخہ ۱۲ جنوری کو وفات پا گئے۔ اب اُن کے خسر صاحب کی وفات بھی ان کی عدم موجودگی میں ہی ہوئی ہے۔ اس دوسرے صدمہ میں جماعت احمدیہ قادیان کے افراد کو اُن کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور ان کی جملہ مشکلات اور پریشانیوں کو اپنے فضل و کرم سے جلد ختم کرنے کے سامان کر دے آمین

**ناظر امور عامہ قادیان**

### جماعت احمدیہ رسولپور؟ / گرام

| | |
|---|---|
| صدر | مکرم شمس الحق صاحب |
| سیکرٹری مال | ” محمد الیاس ” |
| ” تعلیم و تربیت | ” عبد الشکور ” |

سیکرٹری تبلیغ مکرم شمس الحق صاحب

### جماعت احمدیہ سمندر پور

| | |
|---|---|
| صدر | مکرم جاندار حسین صاحب |
| سیکرٹری مال | ” غلام مرتضیٰ ” |

# زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

# منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ!

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۵ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۷۸ء تک تین سال کیلئے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بخوبی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

**ناظر اعلیٰ قادیان**

### جماعت احمدیہ گاتلہ

صدر و سیکرٹری مکرم شمس الدین صاحب

### جماعت احمدیہ تالگرام

صدر مکرم محبوب الحق صاحب

# درخواست دعا

کوپن ہیگن سے محترمہ بشریٰ اختر صاحبہ چوہدری درخواست کرتی ہیں کہ ان کے والد صاحب پاکستان میں کافی عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت ان کے والد صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

کوپن ہیگن میں مکرم سلیم محمود صاحب کی ڈینش بیوی بھی ولادت کے بعد سے بیمار ہیں احباب ان کی کامل صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں

**ناظر دعوت و تبلیغ قادیان**